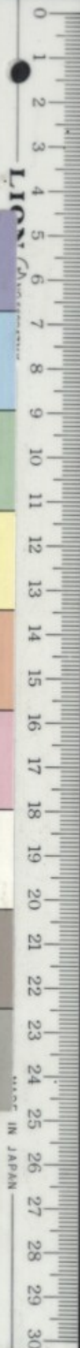
اخبار نور افشاں لودیانہ



نمبر (۷) مطبوعہ ۱۴ - فروری سنہ ۱۸۹۶ء بروز جمعہ جلد (۲۴)



دستور العمل اخبار نور افشاں

قیمت سالانہ اہل شہر سے ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ عہ

قیمت بیرونجات سے معہ محصولڈاک ۔ ۔ ۔ ۔ عاص آنہ

قیمت دو کاپیوں یا اس سے زیادہ ایک شخص کے نام پر فی کاپی عاصہ اور ایک شخص کے نام سات کاپی کے دام وصول ہونے پر ایک کاپی مفت دیجائیگی ۔ ہر حالت میں قیمت پیشگی لیجائیگی ۔

ایڈیٹوریل

کنونشن کا تیسرا دن

عبادت حسب معمول دعا و گیت کے ساتھ شروع ہوئی اس روز کی عبادت کا مضمون پریر اسٹڈی یعنی دعا کا مطالعہ تھا ۔ جس کو مسٹر موٹ صاحب نے حسب ذیل بیان کیا ۔

اول دعا کے مطالع کی ضرورت ۔

دویم ہمیں کس طرح دعا مانگنا چاہئے ۔

بدن کی پرورش کے لئے خوراک ایک لازمی و ضروری چیز ہے پس روح کی پرورش کے لئے روحانی غذا دعا ہے جس کے بغیر مرد خدا زندہ رہ نہیں سکتا اور یہہ ہملوگوں کے لئے نہایت ہی ضروری و مقدم بات ہے ۔ علم اور فن کے حاصل کرنے و سیکھنے کے لئے قسم قسم کے مدرسہ و کالج ہیں جن میں لڑکے قاعدہ و دستور کے ساتھ علم و ہنر سیکھتے ہیں پس اسی طرح دعا کے مطالعہ کے لئے خاص جگہہ و جیسا ہوا مضمون وقت کی پابندی کے ساتھ ہونا چاہئے ۔

دعا کے مطالعہ کے لئے خاص قانون بیبل ہی ہے ۔

اول بعض لوگ پورے بیبل کو اپنی دعا کا کورس مقرر کر لیتے ہیں ۔

دویم بعض صرف نئے عہد نامہ کو ۔

سویم بعض خاص خاص کتابوں کو یعنے زبور یا چاروں انجیل یا رسولوں کے اعمال و خطوں کو ۔

پس جن کتابوں کو ہم اپنی دعا کے مطالع کے لئے مخصوص کر لیں تو اُس کے کل ورقوں کو علیحدہ علیحدہ کھولکر اپنی ہر روز کے دعا کے لئے ہر ایک پر نشان کر دیں اور حسب قاعدہ ذیل مطالعہ کرنا شروع کریں ۔

۱ - دُعا کا مقرر وقت و خاص مضمون ہونا چاہئے ۔

۲ - گرامر یعنے قواعد کے ساتھ ۔

۳ - تنہائی کی جگہہ ۔

۴ - مددگار یعنے روح پاک کی ہدایت کے ساتھ

۵ - حالت یا طور ۔

۶ - اپنی دلی مقصد کو مدنظر رکھکر ۔

۷ - نتیجہ یعنے جواب کی انتظاری کے ساتھ ۔

دعا کے مطالعہ کے لئے بیبل میں چند مخصوص کتابیں ہیں مثلاً زبور کی کتاب یہہ پوری دعا کی کتاب ہے اور نبیوں کے صحائف یعنے یسعیاہ و یرمیاہ و نحمیاہ ۔ حزقیل ڈانیل و پلوس و پطرس رسول کی تصنیفاتوں میں بہتیری دعائیں ہیں جن کے مطالع سے دعا کے فواید بخوبی معلوم ہو سکتے ہیں ۔

پھر اس کے لئے خاص خاص اشخاص بطور نمونہ کے ہیں مثلاً متی کی انجیل کے ۲۶ویں باب میں خداوند مسیح کی ایک خاص دعا ہو جبکہ وہ اپنے شاگردوں سے علیحدہ ہو کر تنہائی میں دعا مانگتا تھا اور پھر تھوڑی دیر بعد شاگردوں کے پاس آ کر اُن کو جگاتا اور دعا مانگنے کی ہدایت کرتا اور یوحنا کی انجیل کے ۱۷ویں باب میں خداوند مسیح کی ایک دوسری دعا ہو جس میں وہ خدا باپ کے حضور شکر گذاری اور کامل اُمید کے ساتھ اپنی درخواست پیش کرتا ہو۔ پھر داؤد و دانیل و پولوس و پطرس چند ماہ تک برابر دعا کرتے رہے غرض ایسے اشخاص مذکور بالا کا نمونہ ہماری ہدایت و رہنمائی کے لئے بہت ہی کافی ہو۔

پھر دعا کے مطالعہ کے لئے چند خاص باتوں کو جو کہ نہایت ہی مفید ہیں یاد رکھنا چاہیئے۔

۱- خدا کا یہہ خاص حکم ہو ۲- خدا نے ہمیں اسی کے لئے چُنا ہو۔ ۳- خداوند مسیح نے دعا مانگی - ۴- نبیوں و رسولوں نے ۵- سچے مسیحیوں نے - ۶- خدا کی یہہ خاص صفت ہو کہ وہ دعاؤں کا سُننے والا ہو اور اپنی مرضی کے موافق ٹھیک وقت پر جواب دیتا ہو - ۷- ہماری دعا کا اول و آخر یہہ ہو کہ اے خداوند تو اپنی روح سے ہمیں بھر دے -

اس مضمون کے ختم ہونے کے بعد چند اور صاحبوں نے دعا کے مطالعہ کی ضرورت اور اپنی اپنی تجربہ کاری بیان کی اور ایک صاحب نے یوحنا کی انجیل کا چوتھا باب پڑھکر فرمایا کہ تمام دنیا نجات پانیکی خواہشمند ہو۔ بہت برس گذرے کہ مسٹر لوتھر نے ایک بار جماعت کے بیچ یوں بیان کیا کہ میں مسیح کے ساتھ مارا گیا وہ سر ہو ہم اُس کے بدن - پس اے مسیحی بھائیو نجات کی خوشخبری دینے کے لئے خداوند مسیح کو ہماری ضرورت ہو ذرا میدان کی طرف ہم آنکھ اُٹھا کر نگاہ کریں اور بچشم غور دیکھیں کہ آگ بھڑکی ہوئی ہو - اور بہتیرے جل گئے اور جلتے جاتے ہیں ہندو و برہمو آریا محمدی پارسی میدان میں آگ بھڑکا رہے ہیں - کون اس کو بجھا سکتا ہو ہم و لائتی مشنری اس ملک میں بہت تھوڑے ہیں یعنے عنقریب ۲۰۰ کے پاس شاید کچھ اس سے زیادہ پر مسیح کی آنکھیں ہندوستان کے بچانے کے لئے کھلی ہوئی ہیں وہ اس میٹنگ میں موجود ہو اور ہم میں سے ایک ایک کو اپنی مدد کے لئے بلاتا اور فرماتا ہو کہ تم تمام دنیا میں جا کے انجیل کی منادی کرو مجھکو آسمان و زمین کا سارا اختیار دیا گیا ہو۔ میں زمانہ کے آخر تک ہر روز تمہارے ساتھ ہوں غرض اس مضمون کو صاحب نے بدرجہ کمال پہنچا کر حاضرین جلسہ کو بہت ہی روحانی فائدہ پہنچایا ازاں بعد مسیحی جوانوں کی سرگرمی ور روحانیت میں ترقی کرنے کے لئے ایک خاص میٹنگ کی گئی جس میں مسیحی نوجوان لڑکے و لڑکیوں کو ہدایت کی کہ مسیح تمہاری مدد چاہتا ہو تم نوجوان صاحب علم و تندرست ہو چاہئے کہ تم اپنے کو اُس کی خدمت کے لئے مخصوص کرو چنانچہ بعضوں نے خدا سے مدد پاکر اقرار کیا کہ ہم اپنی زندگی اُسی کے جلال کے لئے صرف کریں گے اس کے بعد چند مختصر دعائیں ہوئیں اور میٹنگ برخواست کی گئی +

کنونشن کا چوتھا دن

عبادت دعا و گیت کے ساتھ شروع ہوئی اور مسٹر موٹ صاحب نے پوشیدگی کی دعا یعنے خلوتی دعا کو عبادت کا مضمون ٹھہرا کر فرمایا کہ ہماری عبادت کا مقدم و لازمی حصہ خلوتی دعا ہو اور اسی تعلق کے لئے ہر ایک سچے ایماندار اپنی روزمرہ کے دعا میں بار بار آسمان کی طرف تاکتے اور پاک روح کی ہدایت چاہتے ہیں- دعائیں متفرق قسم کی ہیں مثلاً خانگی دعا و گرجہ وغیرہ کی دعائیں اور یہہ سب ہماری زندگی کے لئے بہت ہی مفید ہیں پر خلوتی دعا کی عجیب تاثیر و توصیف ہو کہ مرد خدا اپنے کو خدا کے حضور حاضر سمجھکر اپنی مدعا دلی کو اس کے روبرو پیش کرتا ہو اور اپنے روزمرہ کی ساری درخواستوں کا جواب پوشیدگی میں اپنے باپ سے پاتا ہو۔

خلوتی دعا کے بہت سے اوصاف ہیں- ۱ خلوتی دعا ہو ایک ایسی چیز ہو جو ہمیں سلوک میں دعا مانگنے کے لائق بنا دیتی ہو سلوک میں دعا مانگنے کے لئے ضرور ہو کہ ہمیں پوشیدگی میں دعا مانگنے کی عادت ہو - ۲- اس دعا میں ہم اپنی مشکلات و قصوروں کا اقرار و ساری ضروری چیزوں کے پانے کے لئے درخواست پیش کر سکتے ہیں - ۳- اس دعا میں صرف ایک ہی غرض پائی جاتی ہو یعنے خدا کی ملاقات - ۴- یہہ ہمارے دلی خواہشوں کی بھوک کو رفع کر دیتی ہو - ۵- خداوند مسیح کا حکم ہو کہ جب تو دعا مانگ تو اپنی کوٹھری میں جا اور اپنا دروازہ بند کر کے اپنے باپ سے جو پوشیدگی میں ہو دعا مانگ اور تیرا باپ جو پوشیدگی میں دیکھتا ہو ظاہر میں تجھے بدلا دیگا۔ ۶- ہم اپنے ہر روز کی دعا میں خدا باپ سے بہت کچھ مانگتے ہیں پر اس دعا میں ان کے پانے کا ہمیں یقین کامل ہو جاتا ہو۔ ۷- پوشیدگی کی دعا ہمارے ایمان و اُمید و زندگی کو ترقی دیتی ہو۔ اور اندیکھی چیزوں کی ماہیت و نقش ہو کر خدا کے نقش قدم پر ہمیں چلنا سکھاتی ہو۔ ہمارے خداوند نے اپنی زندگی کا بہتر حصہ اسی عبادت میں صرف کیا دانیل نبی دن میں ۳ بار اپنی کوٹھری میں جا کر دعا مانگتا تھا اور داؤد نبی چند مرتبہ اور پلوس و پطرس اکثر دن و رات میں چند مرتبہ پس پوشیدگی کی دعا کے لئے ٹھیک وقت و تنہائی کی جگہہ مقرر کر لینا چاہیئے کیونکہ آسمان و زمین کے بادشاہ کی ملاقات کے لئے پاک دل و جگہہ درکار ہو اس مضمون کی تمامی پر جناب پادری ایچ گولک ناتھ صاحب و پادری احسان اللہ صاحب نے ہندوستانی زبان میں بہت ہی عمدہ و تاثیر بخش وعظ کیا اور بعد ازاں ۱۲ بجے دن کو دو گھنٹہ یا جلی ہال میں ہر خاص و عام کے لئے ایک خاص عبادت کی گئی جس میں ہندو و مسلمان و انگریز و ہندوستانی مسیحی قریب ۴۰۰ کے حاضر تھے مسٹر موٹ صاحب نے اِیم سوریٹی یعنے ذاتی نجاست کی خرابی کو بڑی فصاحت و خوش تقریری سے عمدہ دلیلوں و تجربہ کاریوں کے ساتھ بیان کیا اور پاک کلام سے حوالہ دیکر فرمایا کہ گناہ کی مزدوری موت ہی پر خدا کی بخشش ہمارے

خداوند یسوع مسیح کے وسیلہ ہمیشہ کی زندگی ہو۔ بعد ازاں شب کے وقت پھر مقرری جگہہ پر ایک میٹنگ ہوئی اور مورننگ واچ یعنے صبح کی خبرداری و دعا ہی ہیں اس وقت کو صرف کرنے کے لئے بہتوں نے



بقیہ

ترجمہ ٹرایڈ بائی فائر

نمبر ۵

اور کہ کوئی چیز اُس پاک اور مبارک رشتے کو جس میں ہم اُس کے ساتھ جُڑ گئے ہیں کہ جس کو برنارڈ صاحب یسوع ایک کہنے سے کبھی نہ تھکتا تھا۔ توڑ نہیں سکتی ہے۔ تب یسوع خوشی دلانے والے کلمات کا دل اور مرکز ہے۔ وہ کلمات جو ہم کو جلیل کی جھیل کے اُس سوال کو یاد دلاتے ہیں جو تین دفعہ کیا گیا "کیا تو مجھے پیار کرتا ہے" اور بالاخانہ کی خوشی کو بھی جو کبھی بھولے گی نہیں "مبارک وہ جنھوں نے نہیں دیکھا تو بھی ایمان لائے ہیں" (یوحنا ۲۰ باب ۲۹ آیت)

کیا یہہ آیت مسیحی مذہب کا خلاصہ نہیں ہے؟ سوائے اس کے اور کونسی بات ہم مسیحیوں کو اُبھارتی ہے کہ اُس پر یقین کریں اور اُس کو پیار کریں کہ جس کی آسمان کو اُٹھ جانے والی صورت کو بادل نے چھپا لیا تھا جبکہ وہ اپنے گھر کو گیا۔ ہم دُنیا کے بڑے بڑے عالموں میں سے بہتوں کے کلمات کو قبول کر سکتے اور پسند بھی کر سکتے ہیں جبکہ اُن عالموں کی ذات سے ہم کسی قسم کا تعلق نہیں رکھتے لیکن مسیح کے کلمات کے ساتھ ایسا نہیں کر سکتے اور ہم مسیحی بھی نہیں ہو سکتے۔ ہم اُس کو چھوڑ کے اُس کے کلمات کو نہیں لے سکتے۔ مسیحی مذہب روح کا مسیح کے ساتھ شخصی رشتہ ہے۔ اُس کے کلمات سے شروع نہ کرو بلکہ اُس سے اور جبکہ تم اُس کو قبضے میں لے لوگے تو ہو نہیں سکتا کہ تم اُس کے کلمات کو معہ اُس سب کے جو اُس نے کیا اور ہے اور دنیا کے آخر تک کریگا قبضے میں نہ لے لو۔

۱- ان دیکھا مسیح۔ یہہ اُس بڑی خوشی و خورمی کیلئے ظاہری روک معلوم ہوتی ہے "بن دیکھے" اب تم اُس کو نہیں دیکھتے" سرسری طور سے خیال کرنے والے کے نزدیک وہ جو مسیح کی ظاہری شکل کے دیکھنے سے محروم رکھے گئے ہیں اُن سے کم درجہ پر ہیں کہ جنہوں نے اُس کے اُس چہرہ کو دیکھا تھا جس پر اُس کی مستقل اور پاک طبیعت کا عکس معلوم پڑتا تھا۔ جس نے کہ غمگین گھروں اور مایوس شخصوں کو اُمید کی روشنی سے روشن کیا تھا اور جو کہ اکثر آسمانی ملاپ کی جھلک سے جو اُس کے اور خدا کے درمیان ہوتا تھا چمکتا تھا فی الحقیقت اُس کو نہ دیکھنا ایسا نقصان سمجھا جا سکتا ہے کہ جس کا کوئی علاج نہ ہو سکے۔

ایک قدیم مقدس کہتا ہے کہ میری خواہش ہے کہ میں تین چیزیں دیکھتا۔ (۱) روم کو اُس کے جلال میں (۲) پولوس کو تختے میں وعظ کرتے ہوئے۔ (۳) اور مسیح کو جسم میں۔ اپنی اس خواہش کی سیری حاصل کرنے کے لئے اور اس بڑے اشتیاق کو پورا کرنے کے لئے مسیحی مذہب کے بڑے بڑے مصوروں نے یسوع کے چہرے کی فرضی تصویروں سے گرجوں کی دیواروں کو ڈھانپ دیا تھا۔ ان کی ان کاریگریوں کے سامنے بہت سے لوگوں کے دل چھد گئے۔ اور متوثر ہوئے لیکن کون ہے جس نے اُن میں سے سب سے عمدہ سے عمدہ تصویر کو دیکھکر ٹھنڈھی سانس نہ بھری ہو اور دل میں یہہ خیال نہ کیا ہو کہ اگر ان میں سے ہر ایک کی سب سے عمدہ خوبی کو لے کر ایک تصویر میں بھی جمع کر دیا جاوے تو وہ چہرہ جو اس طرح سے بن جاویگا اُس کو کہ جس میں انسانی اور الٰہی ذات ملی ہوئی تھی۔ اور جو جھکا رویا اور جس نے پیار کیا ظاہر کر سکے۔ ہم کوئی چہرہ اُس کے لائق نہیں پا سکیں گے مگر جبکہ ہم اُس کو جیسا کہ وہ ہے دیکھیں گے" "وہ اُس کے چہرے کو دیکھینگے" اور "یسوع مسیح کے چہرے میں خدا کا جلال" (مکاشفات ۲۲ ۴ ۲ قرنتی ۴ ۶)۔

لیکن کیا اس میں بہت سخت اور لاعلاج نقصان نہیں ہے؟ ہرگز نہیں۔ وہ آج بھی ہمارے لیے بہت نزدیک اور بہت پیارا ہو سکتا ہے۔ جیسا کہ اُن قدیم مبارک دنوں میں جن میں کہ وہ اپنے شاگردوں کے ساتھ جلیل کی پہاڑیوں پر پھرتا تھا۔ یا پطرس کی کشتی کی پچھاڑی سویا پڑا تھا گویا کہ صدیوں میں سے جو سُنہری تار کی مانند کھنچی گئی ہیں۔ جاگ اُٹھا ہے۔ ہم اُس وقت اُس کو ہمیشہ اپنے پاس نہیں رکھ سکتے تھے کیونکہ فرائض۔ دُنیا کی ضرورتیں۔ خوراک۔ کام یا نیند کی حاجتیں ہم کو اُس کے پہلو سے الگ کر دیتیں یا زیادہ سے زیادہ ہم اُس کو اُس بڑے گروہ کا حصہ ہو کر جان سکتے جن میں سے سب اس بات کے خواہشمند ہوتے کہ اُس کو اپنے لئے پاس رکھیں مقدسوں اور رسولوں کی بھیڑ میں ہم ضرور ہی بڑے گروہ کے باہر کی طرف ہی رہتے اور تھوڑی دیر کی جھلک سے ہی یا ایسی کرنوں سے جو اُن کی مانند ہوتیں جو سورج سے نکلکے ہماری کائنات کی دوسری حد پر انس تک پہنچتی ہیں اور اس سب کے درمیان ایسی دنیاوی محبت کی طرف ہمارا دل راغب ہو جاتا جس نے کہ گروہ میں سے ایک عورت کو یہہ کہنے پر مجبور کیا کہ "مبارک وہ ہو کہ جس نے تجھے جنا اور وہ چھاتی کہ جسے تو نے پیا ہے" لیکن خداوند نے اس بات کو گروہ کی توجہہ کو اُن بڑی برکتوں کی طرف کھینچکر درست کر دیا کہ جو خدا کے کلام کے سُننے اور اُس پر عمل کرنیسے حاصل ہوتی ہیں (لوقا ۱۱ ۲۸)

اگر ہم نے اُس کو ایک دفعہ دیکھا ہوتا یا اب بھی دیکھ سکتے تو ہماری خوشی اُس کو کھو دینے یا ہمیشہ اُس کی صحبت کو حاصل نہ کرنے یا اُس میں اوروں کے حصہ دار ہونے کے ڈر سے جکنا چور ہو جاتی اور یہہ محبت اُس کی ظاہری اور جسمانی صورت میں ہی زیادہ ہو جاتی۔ یہہ مرجھا جاتی جبکہ طرح طرح کی آزمائشیں اُس کے دیکھنے میں سدراہ ہوتیں۔ اس میں وہ طاقت۔ وہ ظاہری سامانوں سے لاپرواہی۔ وہ قوت جو قید تنہائی اور ترک کئے جانے کی صورت میں بھی قایم رکھے۔ وہ ملکا اور آسمان کی طرف لے جانے والا جوش جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ اُس کا مزاج آسمانی اور اُس کی طبیعت روح سے دی گئی ہے نہیں سکتی تھی اس لئے مسیح کا اندیکھا ہونا اگرچہ ظاہری طور سے ہمارے خوشی کے لے مضر معلوم ہو تو ہو مگر روح

مراسلات

مسیح کا نمونہ پاک نوشتوں کے مطالعہ کرنے میں

ا- گمان غالب ہے کہ یسوع تین زبانیں جانتا تھا اُس کی ملکی زبان آرامی تھی- اِس زبان کے بعض فقرات جو اُس کی زبان سے نکلے اناجیل میں محفوظ رکھے گئے ہیں- طالیتا قومی جس سے اُس نے یائرس کی بیٹی کو زندہ کیا- لیکن غالباً اُس نے نوشتوں کو اپنی اس دیسی زبان میں مطالعہ نہیں کیا- گو بعض اوقات وہ حوالجات جو عہد عتیق سے عہد جدید میں منقول ہیں اُس عہد عتیق سے جو اس وقت ہمارے ہاتھوں میں ہے کسی طرح سے ٹھیک ٹھیک مطابقت نہیں رکھتے- اور اس پر بعض لوگ یہہ قیاس کرتے ہیں کہ اِن صورتوں میں وہ حوالجات ایک آرامی ترجمے سے جو اُس وقت رایج تھا لئے گئے ہیں- لیکن یہہ صرف قیاس ہی قیاس ہے+

دوسری زبان جو وہ بولتا یونانی تھی- جلیل میں جہاں اُس نے پرورش پائی اس قدر کثرت سے یونانی لوگ آباد تھے کہ وہ غیر قوموں کا جلیل کہلاتا تھا اور یونانی تجارت پیشہ لوگوں کی زبان اور نیز متفرق اقوام کی باہمی بول چال کی زبان تھی- اُن دنوں میں ایک لڑکے کو جو جلیل میں پرورش پائے یونانی سیکھنے کا ایسا ہی موقع حاصل تھا جیسا کہ آجکل ہندوستان کے کسی انگریزی کیمپ میں رہنے والے کو انگریزی سیکھنے کا- اس کے علاوہ مسیح کے زمانے میں کتب عہد عتیق کا ترجمہ یونانی زبان میں موجود تھا- اور وہ اس وقت بھی ہمارے پاس موجود ہے- جو سپٹواجنٹ یعنے ستر کے نام سے موسوم ہے- کیونکہ گمان کیا جاتا ہے کہ ستر آدمیوں نے مسیح سے دو یا تین سو سال پہلے مصر میں اُس کو انجام دیا تھا- اس ترجمے کا کنعان میں بہت ہی رواج تھا- کتب عہد جدید کے راقم اکثر اُس سے نقل کرتے ہیں اور ممکن ہے کہ ہمارے خداوند نے بھی اُسے پڑھا ہو+

تیسری زبان جو وہ جانتا تھا غالباً عبرانی تھی- مگر یہہ بات یقینی نہیں- کیونکہ اگرچہ عبرانی یہودیوں کی زبان تھی مگر مسیح کے زمانے سے پہلے کنعان سے اُس کا عام رواج اُٹھ گیا تھا- یہہ اکثر دیکھا جاتا ہے کہ زبانیں اپنے ہی ملک میں زوال پکڑ جاتی ہیں- اور غیر زبانوں کے الفاظ سے مخلوط ہو کر ایسی بدل جاتی ہیں کہ مشکل سے پہچانی جاسکتی ہیں- اس کی مثال ملک اٹلی میں موجود ہے جہاں لاطینی اب ایک مردہ زبان ہے- کیونکہ وہ رفتہ رفتہ صدہا سال کے عرصہ میں تبدیل ہو کر بالکل ایک اور زبان بن گئی- جو اگرچہ قدیم زبان سے بہت کچھ مشابہت رکھتی ہے تاہم اُس ملک کے لڑکوں کو لاطینی اُسی طرح سیکھنی پڑتی ہے- جیسے دوسرے ملک والوں کو دور کیوں جاتے ہو ہمارے ہندوستان ہی کو دیکھو جہاں ایک زمانے میں سنسکرت ملک کی زبان تھی- لیکن رفتہ رفتہ بدل کر بھاشا بن گئی- اور ایسی اجنبی ہوگئی کہ اب صرف بڑے بڑے پنڈت ہی سالہا سال کی محنتوں سے اُس کو سیکھتے ہیں اور اب یہہ بھاشا بھی رفتہ رفتہ اردو کے سامنے پسپا ہوتی ہوئی نظر آتی ہے- یہی حالت کنعان کی تھی- عبرانی زبان جس میں عہد عتیق لکھا گیا بگڑ کر آرامی میں بدل گئی اور جو یہودی پاک نوشتوں کو اصلی زبان میں مطالعہ کرنا چاہتا تھا اُس کو یہہ زبان سیکھنی پڑتی تھی- اس امر کے یقین کی کئی وجوہات ہیں کہ یسوع نے بھی اِس زبان کو سیکھا- عہد عتیق کے بعض حوالوں سے جو عہد جدید میں ہیں علماء نے دریافت کیا ہے کہ وہ ارادتاً یونانی ترجمے سے قطع نظر کر کے اصل عبرانی کے ٹھیک ٹھیک الفاظ استعمال کرتا ہے- یہہ بھی یاد رکھنا چاہئے- کہ ناصرت کے عبادتخانے میں اُس کو نوشتوں کے پڑھنے کے لئے کہا گیا- غالباً یہہ نوشتے عبرانی میں تھے- جنکو قاری پہلے اُس زبان میں پڑھتا اور پھر لوگوں کی بول چال میں اُس کا ترجمہ کرتا تھا- اگر یہہ ٹھیک ہو تو خیال دلچسپی سے خالی نہیں- کہ یسوع نے ایک مردہ زبان کو سیکھا تاکہ کلام اللہ کو اصلی زبان میں مطالعہ کر سکے- یاد رکھو کہ وہ حرفہ ایک معمولی پیشہ ور تھا- اور صرف محنت مشقت کے بعد فرصت کے مختصر اوقات میں اُس نے اُن عجیب حروف و اشکال کو سیکھا ہوگا جن کے ذریعے وہ زبوروں کو جیسا کہ داؤد نے اُن کو لکھا اور نبوتوں کو جیسے کہ وہ یسعیاہ یا یرمیاہ کے قلم سے نکلیں پڑھنے کے قابل ہوا- اُس زمانے میں بھی بعض ایسے اشخاص ہوئے ہیں- ہم بعض حرفت پیشہ لوگوں کا ذکر سنتے ہیں جنہوں نے یونانی زبان کی گرامر (صرف و نحو) کام کرتے وقت اپنے سامنے رکھ چھوڑ رکھ کر مطالعہ کی تاکہ وہ عہد جدید کو اُس کی اصلی زبان میں پڑھ سکیں- یقیناً بیبل میں جب اُس کو اُس کی اصلی زبان میں مطالعہ کیا جائے ایک ایسی لذت ملتی ہے جو فقط ترجمہ سے حاصل نہیں ہوتی- اور یہہ دیکھ کر تعجب ہوتا ہے کہ ہمارے زمانے میں جبکہ بیبل کی محبت ایسی عام ہے اور حصول علم کے وسایل ایسے آسان ہیں تو بھی اُس کی اصلی زبان میں مطالعہ کرنے کی حرص و خواہش ایسی عام نہیں ہے+

یہہ خیال بھی کچھ کم رقت انگیز نہیں کہ یسوع کے پاس اپنی بیبل نہیں تھی- اور اس امر میں کچھ بھی شبہہ نہیں ہو سکتا اُس زمانے میں ایسی کتابوں کی قیمت نہایت گراں تھی- جو اُس درجہ کے آدمی کی حیثیت سے بالکل باہر تھی- اور علاوہ بریں

۵ل ولیم کیری کی بابت جو ہندوستان کا پہلا مشنری اور ایک طرح سے مشن کا بانی خیال کرنا چاہئے لکھا ہے کہ اس نے اپنی زندگی کے پہلے تیس سالوں میں جبکہ وہ بڑی محنت سے کفش دوزی کا کام کرتا تھا- قریباً سات مختلف زبانوں میں جن میں یونانی- عبرانی- لاطینی- فرانسیسی وغیرہ بھی شامل تھیں بیبل پڑھنا سیکھ لیا+



ان طوماروں کا حجم جن پر وہ لکھی جاتی تھیں اس قدر بڑا تھا کہ اگر وہ اس کی ملکیت میں بھی ہوتیں تو بھی اُس کو جگہہ جگہہ لئے پھرنا ناممکن تھا۔ ممکن ہے کہ اُس کے گھر میں کتاب مقدس میں سے زبور یا دیگر دلچسپ حصوں کے چند ایک طومار ہوں۔ لیکن ضرور ہے کہ جو کچھ کتب مقدسہ کا علم اُس نے حاصل کیا عبادت خانوں میں جانے اور وہاں کی کتابوں کے استعمال سے حاصل کیا ہو۔ اور شاید اس غرض کے لئے اس کو محافظ کا ممنون احسان بھی ہونا پڑتا ہوگا۔ آجکل کتاب مقدس برائے نام قیمت پر مل سکتی ہے اور بچے بچے کے پاس موجود ہے۔ خدا کرے کہ ارزانی اور عام رواج سے وہ ہماری نظروں میں ایک معمولی چیز نہ ٹھہرے۔

البتہ یہہ صرف عہد عتیق تھا جو یسوع نے پڑھا۔ اس بات کو یاد دلانا اس لئے بھی زیادہ ضروری ہے کہ ہمارے پاس اپنی چھپی ہوئی بیبل کو زیادہ تر پیار و عزت کرنے کے لئے کتنی ہی وجوہات ہیں۔ جب میں زبور میں کلام اللہ کی نسبت اس قسم کے کلمات جو جوش محبت سے بھرے ہوئے ہیں پڑھتا ہوں کہ آہ میں تیری شریعت کو کیسا پیار کرتا ہوں۔ تمام دن وہی میرا ورد ہے۔ تیری باتیں میرے منہہ میں کیسی میٹھی لگتی ہیں۔ ہاں میرے منہہ میں شہد سے زیادہ میٹھی ہیں۔ وہ سونے سے بلکہ بہت کندن سے زیادہ نفیس ہیں شہد اور اُس کے چھتے کے ٹپکوں سے شیریں تر ہیں (زبور ۱۹: ۱۰)۔ ہاں جب میں ان پُر جوش الفاظ کو پڑھتا ہوں اور پھر یہہ خیال کرتا ہوں کہ یہہ اُن لوگوں کی زبان سے نکلے۔ جن کے پاس صرف عہد عتیق یا شاید صرف اُس کا ایک حصہ تھا۔ جن کی بیبل میں نہ تو اناجیل تھیں نہ پولوس کے خطوط نہ مکاشفات کی کتاب جنہوں نے پہاڑی وعظ یا مسرف بیٹے کی تمثیل۔ یوحنا کا سترواں یا رومیوں کا آٹھواں۔ قرنتیوں کا تیرھواں یا عبرانیوں کا گیارھواں باب کبھی نہیں پڑھا تھا۔ تو میں اپنے دل سے سوال کرتا ہوں کہ اُس بیبل کی نسبت جو اُس سے کہیں بڑھی ہوئی ہے میرا کیا خیال ہے۔ اور پھر دل میں کہتا ہوں کہ یقیناً زمانہ حال میں انسان کا دل پتھر ہو گیا ہے اور شکر گذاری کے چشمے سوکھ گئے ہیں۔ اور تعریف اور جذب دل کی آگ بجھ گئی ہے کیونکہ بمقابلہ اُن لوگوں کے ہماری محبت اس زیادہ کامل شدہ کتاب کی نسبت پھیکی سی معلوم ہوتی ہے۔

۲۔ اس بات کے لئے نہایت پختہ شہادت ملتی ہے کہ یسوع کلام اللہ کا بڑی محنت سے مطالعہ کرتا تھا۔ اس کا ثبوت نہ صرف اس بات سے ملتا ہے کہ اس امر کا بار بار ذکر کیا گیا ہے بلکہ اس سے بھی بڑھکر دلنشین ثبوت پائے جاتے ہیں۔ اُس کے اقوال کلام اللہ کے حوالوں سے پُر ہیں۔ بعض جگہہ تو صاف طور پر صحیفے اور آیت کو بتا دیا ہے۔ لیکن اکثر اوقات عہد عتیق کے مندرجہ واقعات اور بزرگان کی طرف اشارہ کیا ہے۔ یا اُس کی عبارتوں کو اپنے کلام کے تانے بانے میں ایسا بُن دیا ہے کہ گویا عہد عتیق اُس کے دل کے رگ و ریشے میں مل گیا تھا۔ اور اُس کی قوت واہمہ ہمیشہ اُسی کے سبزہ زار میں رہتی بلکہ اُس کے خیال بھی اُس کی طرز بیان کے قالب میں ڈھل جاتے تھے۔ جب اُس کے حوالجات کو دیکھا جاتا ہے تو معلوم ہوتا ہے کہ وہ کتاب کے ہر ایک حصے سے لئے گئے ہیں جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ وہ نہ صرف بیبل کی بڑی بڑی باتوں سے بلکہ اُس کے تنگ و تار گوشوں سے بھی واقف تھا۔ یہاں تک کہ کتب عہد عتیق کی وسعت میں جہاں کہیں ہم سفر کریں ہمیں یقین جاننا چاہئے کہ اُس کے متبرک قدم ہم سے پہلے اُس راستے سے گذر چکے ہیں۔ اس لئے یہہ بات بھی کچھ کم لطف انگیز نہیں کہ نوشتوں کے مطالعہ میں بہت سی ایسی آیات مل سکتی ہیں جن کی بابت ہم جانتے ہیں کہ اُس نے انکا حوالہ دیا۔ اور ہم یہہ معلوم کر سکتے ہیں کہ اُسی پیالے میں سے جس کو ہم اپنے لبوں کی طرف اُٹھاتے ہیں یسوع نے زندہ پانی پیا۔ ایسی آیات بھی ہیں جن کی نسبت ہم بے ادبی کے مجرم ہونے کے بغیر کہہ سکتے ہیں کہ وہ اُس کو بہت دل پسند تھیں کیونکہ وہ ان کو بار بار نقل کرتا ہے اور معلوم ہوتا ہے کہ نوشتوں کی بعض کتابیں مثل استثنا۔ زبور اور یسعیاہ کے اُس کو خاصکر عزیز تھیں۔

کچھ عرصہ ہوا۔ مجھے اپنے ایک مرحوم دوست کے کاغذات دیکھنے کا کام سپرد ہوا۔ جن لوگوں کو ایسے کام سے واسطہ پڑا ہے وہ جانتے ہیں کہ یہہ کیسا دردناک ہوتا ہے۔ یہہ کچھ بے ادبی سی معلوم ہوتی ہے کہ ایک شخص کے بھیدوں میں جو اس نے زمانہ حیات میں پوشیدہ رکھے نظر دوڑائیں اور یہہ بات معلوم کریں کہ وہ آدمی سطح کے نیچے دراصل کیا تھا۔ میرا دوست ایک دنیادار آدمی تھا اور اُن تمام آزمایشوں سے جو ہر ایک آدمی کو جو اُس کے کام کو اختیار کرتے اور دنیا کے لوگوں سے ملتے ہیں پیش آتی ہیں گھرا ہوا تھا۔ لیکن تو بھی وہ سب لوگوں میں دیندار آدمی مانا جاتا تھا۔ اب میرے پاس اس امر کے دریافت کرنے کے وسایل موجود تھے کہ آیا یہہ دینداری فقط اُس کا ظاہری لباس تھی یا دل میں بھی جگہہ رکھتی تھی۔ جب بڑے خوف و ہیبت کے ساتھ میں اُس کے کاغذات کو دیکھتا گیا تو مجھے یکے بعد دیگرے ایک باطنی زندگی کی شہادتیں ملیں جس کی جڑیں میری اُمید سے بھی بڑھکر گہری اور تر و تازہ تھیں۔ خاصکر جب میں نے اُس کی بیبل کو کھولا تو وہ ایک صاف اور رشک آمیز کہانی بیان کرتی معلوم ہوتی تھی۔ کیونکہ اُس کے ہر ایک صفحے پر اس بات کے نشان پائے جاتے تھے کہ گویا وہ عرصہ دراز تک دن رات اُس کے استعمال میں رہی ہے۔ اوراق بوسیدہ تھے۔ خاص خاص آیتوں پر خط کھنچے تھے اور کہیں کہیں حاشئے پر مختصر الفاظ میں دلی خیالات درج تھے۔ بعض حصوں کی نسبت معلوم ہوتا تھا کہ خصوصاً زیادہ استعمال میں آئے ہیں۔ یہہ حالت خاصکر عہد عتیق میں زبور یسعیاہ اور یرمیاہ میں تھی۔ اور عہد جدید میں مقدس یوحنا کی تحریرات میں۔ اب مجھکو اُس ختم شدہ زندگی کی حقیقت معلوم ہوئی اور یہہ بھی دریافت ہوا کہ اُس کی تمام خوبیوں کا چشمہ کیا تھا۔

پس کسی آدمی کی بیبل کی ظاہری صورت ہی اُس کی

نہایت پوشیدہ عادات کی تاریخ کا کام دے سکتی ہے۔ جوان لوگوں کے لئے جو اُس کے بعد آئیں اُس کی دینداری یا بے دینی کی یادگار ٹھہر سکتی ہے۔ خود زندہ آدمی کے واسطے شاید اُس کی اپنی مذہبی حالت کے جانچنے کے لئے اس سے عمدہ کوئی کسوٹی نہیں۔ کہ وہ اُس کتاب کے صفحوں پر نظر ڈالے۔ کیونکہ اُس کے استعمال یا بے پروائی کے نشانات سے وہ معلوم کر سکتا ہے۔ کہ وہ اُس کو عزیز رکھتا ہے یا نہیں۔ میں نے اپنے اُس دوست کی بیبل کے سرورق سے چند الفاظ نقل کرلئے جو اُس کی سچی محبت کے منبع کو ظاہر کرتے ہیں۔ جو وہ کلام کے ساتھ رکھتا تھا۔ "کاش کہ میں مسیح سے خدا سے پاکیزگی سے۔ قریب تر ہوتا جاؤں۔ ہر روز اُس میں اور اُس سے۔ اُس کے لئے۔ اور اُس کے ساتھ۔ زیادہ زیادہ کامل طور سے جیوں۔ زندگی بسر کروں۔ مسیح موجود ہے تو کیا میں بے مسیح رہوں؟ حمام موجود ہے کیا میں غلیظ رہوں؟ پدرانہ محبت موجود ہے۔ کیا میں الگ رہوں؟ آسمان موجود ہے۔ کیا میں اُس سے باہر کیا جاؤں؟

۳۔ نوشتوں کو بغرض افادہ مطالعہ کرنے کے کئی طریق ہیں۔ انکی بابت مسیح نے کوئی صاف تعلیم نہیں دی۔ مگر اُس کے حالات کے مطالعہ سے ہم دیکھ سکتے ہیں کہ وہ آپکے مطالعہ میں بعض طریق استعمال کرتا تھا۔ اُس طریق کے مطابق جس سے وہ مطالعہ کیا جاتا ہے۔ خدا کا کلام روحانی تجربہ میں خاص خاص مختلف فوائد بخشتا ہے۔ ایک طریق ایک قسم کے فائدے کے لئے کارآمد ہے دوسرا دوسرے کیلئے یسوع نے ان تمام طریقوں میں کامل مہارت ظاہر کی۔ اور اس سے ہم معلوم کر سکتے ہیں کہ اُس نے کس طور سے اُس کا مطالعہ کیا۔

خصوصاً تین بڑے بڑے فوائد ہیں جن کے حاصل کرنے کے لئے ہم معلوم کرتے ہیں کہ اُس نے بیبل کو استعمال کیا۔ اور یہہ ایسے اہم ہیں کہ ہم کو بھی اُس کی تقلید کرنی چاہیئے۔

(۱) بچاؤ کے لئے۔ ہم دیکھتے ہیں کہ سب سے پہلے اُس نے آزمائش سے بچنے کے لئے اُس کا استعمال کیا۔ جب اُس شریر نے بیابان میں اگر اُس کو آزمایا تو اُس نے ہر ایک بات کے جواب میں کہا "یہہ لکھا ہے" کلام اُس کے ہاتھ میں روح کی تلوار تھا اور اُس نے اُس کی دو دھار سے دشمن کے حملوں کو روکا۔

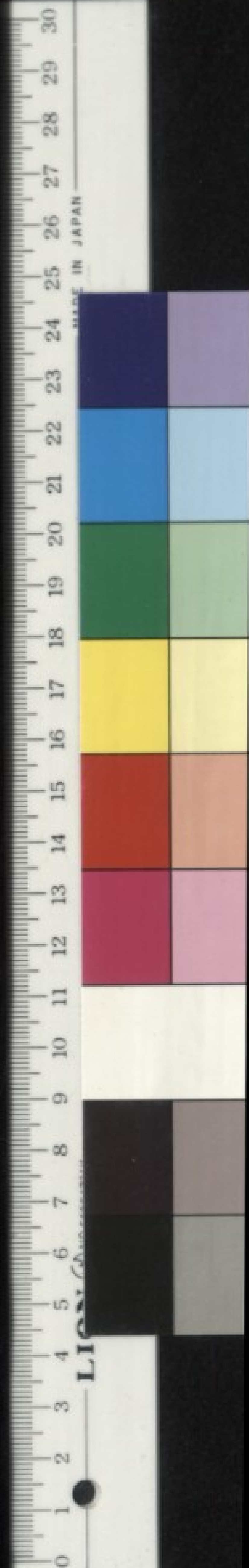
اسی طرح اُس نے اُس سے شریر آدمیوں کے حملوں کے برخلاف اپنی حفاظت کی۔ جب وہ اُس کی تاک میں لگے تھے اور اُسے باتوں باتوں میں پھنسانا چاہتے تھے تو اُس نے کلام اللہ سے اُن کا منہہ بند کر دیا۔ خصوصاً اُس بڑے مباحثے کے دن جو اُس کے انجام سے تھوڑے دن پہلے واقع ہوا جب اُس کے تمام دشمن اُس پر آچڑے اور مختلف فرقوں کے سرآور دہ لوگوں نے اُس کو گھبرا دینے اور اُس کی باتوں کی تردید کی حتی الوسع کوشش کی تو اُس نے اُن کے حملوں کو یکے بعد دیگرے نوشتوں میں سے جواب دیکر رفع کیا۔ اور آخر کار یہہ دکھا کر کہ وہ لوگ نوشتوں سے جن کی شرح و تفسیر کے جاننے کے وہ ایسے دعویدار ہیں کیسے جاہل ہیں۔ لوگوں کی نظروں میں اُن کا منہہ بند کر کے شرمندہ کر دیا۔

ایک اور دشمن تھا جس کا اُس نے اسی ہتھیار سے مقابلہ کیا۔ جبکہ موت کے دُکھ اُس پر اُس شد و مد سے اُمڈ رہے تھے جیسے کہ ایک لشکر سمندر کے موجوں کی طرح ایک اکیلی جان پر چڑھ آئی۔ تو اُس وقت بھی اُس نے اسی قدیمی اور آزمودہ ہتھیار سے کام لیا۔ اُس کے آخری سات فقروں میں سے جو اُس نے صلیب پر سے کہے اگر زیادہ نہیں تو کم سے کم دو اُس کی دلپسند زبور کی کتاب میں سے ہیں۔ اُن میں سے ایک تو اُس کا آخری کلمہ تھا جس سے اُس نے اژدہائے اجل کے منہہ سے اپنی روح کو چھین لیا۔ "اے باپ میں اپنی روح تیرے ہاتھوں میں سونپتا ہوں"۔ نوشتوں کے اس استعمال کے لئے اُن کو حفظ کرنے کی مشق ضروری ہے۔ ہر ایک حالت میں جس کا میں نے ذکر کیا ہے یسوع اپنے حافظے کے خزانے کی طرف جو آیات کلام اللہ سے معمور تھا متوجہ ہوتا۔ اور فی الفور مناسب موقع پر ضروری ہتھیار نکال لاتا تھا۔ اکثر اوقات جب آزمائش آتی ہے تو اُس کے مقابلے کے لئے کلام اللہ کو تلاش کرنے کے لئے وقت نہیں ملتا سب کچھ اس بات پر موقوف ہے کہ پہلے ہی سے شمشیر بدست مسلح دیکھوں۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ حافظے کو جب تک وہ کام دے سکے۔ آیات کے ذخیرہ سے بھرنا کیسا ضروری ہے ہم نہیں جانتے کہ آیندہ مصیبت اور کمزوری کے دنوں میں وہ کس قدر ہمارے کام آئینگی۔ روزانہ تلاوت میں جب ہم ایک باب کو پڑھ چکیں تو یہہ نہایت عمدہ تدبیر ہے کہ اُس میں سے ایک آیت کو چن کر حفظ کر لیویں۔ اس سے نہ صرف تمام باب پر توجہ جم جاتی ہے بلکہ اس طور سے گویا ہم آیندہ لڑائیوں کے لئے گولہ بارود جمع کرتے ہیں۔

(۲) اُبھارنے اور ہمت بڑھانے کے لئے مسیح نے جو حوالجات عہد عتیق سے دئے۔ اُن سے بآسانی معلوم ہو سکتا ہے۔ کہ وہ زمانہ سلف کے اُولوالعزم لوگوں کی صحبت میں جن کی زندگی کا حال عہد عتیق میں درج ہے بہت کچھ رہا کرتا تھا۔ اُس کے زمینی اہل مجلس اُس سے بہت کم ہمدردی رکھتے تھے۔ اُس کے اپنے گھر کے لوگ اُس پر ایمان نہ لائے۔ اُس کے اپنے ملک میں جیسا کہ وہ اکثر کہا کرتا تھا ایک شریر نسل بستی تھی جو اُن مقاصد کی طرف جن کو اُس کے دل میں گہری جگہہ تھی کچھ توجہ نہیں کرتی تھیں۔ اُس کے اپنے پیرو دل اور روح میں بچوں سے بڑھ کر نہ تھے جن کو وہ اپنے خیالات کے سمجھنے کے لئے تربیت کر رہا تھا۔ اُس کا بھرا ہوا دل صحبت و رفاقت کا آرزومند تھا اور یہہ رفاقت اُس کو صرف سلف کے جوانمردوں کیطرف سے ملتی تھی۔ نوشتوں کی سنسان گذرگاہوں اور شہرستان کے درمیان وہ ابراہیم اور موسیٰ۔ داؤد اور الیاس یسعیاہ اور اور بہت سے اسی طبیعت کے آدمیوں کے ساتھ ملاقی ہوا۔ ان لوگوں نے اُسی قسم کے مقاصد کے اتمام کے لئے اپنی زندگیاں بسر کی تھیں اور اُن کے لئے اُنھوں نے بھی اُس کی طرح تکلیفیں اُٹھائی

۷

۵۰ متی ۲۷ باب



تھیں۔ یہاں تک کہ وہی الفاظ جو یسعیاہ نے اپنے ہمعصروں کے حق میں کہے وہ اپنے زمانے کے لوگوں کی نسبت استعمال کرسکتا تھا۔ اگر یروشلم اُس کو ستاتی ہے تو وہ ہمیشہ سے وہی شہر ہے جس نے نبیوں کو قتل کیا۔ وہ کلام کی تلاوت میں ان گذری ہوئی روحوں سے ایسا قریب ہوگیا اور اُس کے تفکرات میں وہ ایسے جاگزین ہوگئے کہ آخرکار اُن میں سے دو جو سب سے بڑے تھے یعنے موسیٰ اور الیاس۔ فی الواقع عالم غیر مرئی کی حدود سے عبور کر آئے۔ اور مقدس پہاڑ پر اُس سے بات چیت کرتے دکھائی دیئے لیکن یہہ گفتگو اُن سینکڑوں گفتگوؤں کا آخری نتیجہ تھی جو وہ کتاب مقدس کے صفحات میں اُن سے اور دوسرے انبیاء سے پہلے سے کیا کرتا تھا +

ہم کو اس استعمال سے لُطف اُٹھانے کے لئے اُس طریق کی نسبت جو بچاؤ کے لئے کار آمد ہے ایک مختلف قسم کے مطالعہ کی ضرورت ہے۔ بچاؤ کے لئے جُدا جُدا آیات کے الفاظ کا یاد میں ہونا ضروری ہے۔ مگر اس اُبھارنے والی رفاقت کے لئے ہمارا مطالعہ زیادہ وسیع ہونا چاہئے۔ یہہ ایک انسان کی زندگی پر اُس کی ابتدا سے آخر تک حاوی ہونا چاہئے۔ اس کے لئے اُس زمانے کا جاننا جس میں وہ پیدا ہوا اور اُن حالات کا سمجھنا جن کا اُسے مقابلہ کرنا پڑا ضرور ہے۔ ہمکو اُس آدمی کے متعلقہ امور کا اس قدر مطالعہ کرنا چاہئے کہ اُس زمانے کا عالم ہماری آنکھوں میں پھر جائے اور وہ اُس میں چلتا پھرتا نظر آئے۔ ہمیں اُس کی آواز اور لہجے کی پہچان حاصل کرنی چاہئے۔ تب وہ ہمارا واقف بنجائیگا ہمارے ساتھ بسر کرے گا۔ ہم سے باتیں کریگا۔ ہمارا دوست اور رفیق ہوگا۔ مگر یہہ شرف و عزت صرف اُسی کو حاصل ہے جو بائبل سے خوب واقف ہے۔ دنیا میں خواہ وہ کیسی چیزوں سے گھرا ہوا کیوں نہو تو بھی جب کبھی چاہے اپنے کو ایسی عمدہ صحبت میں منتقل کر سکتا ہے۔ جہاں ہر ایک پیشانی پر شرافت برستی ہے۔ ہر ایک آنکھ میں شجاعت چمکتی ہے۔ بلکہ جہاں کی ہوا بھی ایمان امید محبت سے معطر و مشکبار ہے +

باقی آئندہ

مسیحی

ہونہار بچوں میں کچھ ایسی کشش پائی جاتی ہے۔ جس سے دیکھنے والوں کی آنکھوں کو وہ اپنی طرف کھینچ لیتی۔ اور مدت تک اودھر اودھر پھرنے نہیں دیتی۔ عالم طفولیت ہی میں اُن کے بشرہ پر۔ ذہانت۔ ذکا۔ اور تیزئے طبع کے وہ آثار نمایاں ہوتے ہیں +

اُن کے حرکات و سکنات میں وہ برق کی پھرتی چمکتی ہے جو اس بات کو ثبوت کرتی کہ آیندہ زمانہ میں ایسی چھوٹی سی جان سے ایک ہیرو نکلے گا۔ جو اپنے کارنمایاں سے اپنے معصروں کو حیرت کا پتلا بنائے گا۔ جو اپنے ہموطنوں اور اپنے خالق کی خدمت میں وہ کام کرے گا۔ جو دنیا میں آخر تک یادگار رہیں گے۔ ہونہار بروا کے چکنے چکنے پات۔ وہ جس کے پراویڈنس سے دنیا کے سب کاروبار انجام پاتے ہیں۔ اپنی حکمت سے ہر بات کو اُس کے موقعہ اور محل پر ظاہر کرتا ہے۔ جب جس چیز کی ضرورت ہوتی۔ اُسی وقت اُسے اپنی قدرت سے موجود کر دیتا ہے۔ جس چیز کا نام ہم اتفاق رکھتے ہیں۔ وہ کچھ چیز نہیں۔ کچھ حقیقت نہیں۔ محض وہمی بات ہے۔ ہر شئے اور ہر واقعہ اُسی ہاتھ کی قدرت سے وقوع میں آتا۔ جسے ہمارے ہاتھ محسوس نہیں کرسکتے۔ اور ہماری آنکھیں دیکھ نہیں سکتیں۔ مگر اُس کے کام اور کاموں کے نتائج وقوع میں آکر اُس کی قدرت حکمت اور ارادہ کو ظاہر کرتے ہیں۔ تاریخ اس بات کی شاہد ہے جب ہم یہودیوں کی تاریخ پر نظر ڈالتے۔ تو ہمیں اُس میں کئی منزلیں نظر آتی ہیں۔ اور ہر ایک منزل کے آس پاس منتخب لوگوں کی جماعت نظر آتی ہے۔ ان کو دیکھو۔ کیا ان مبارک گروہوں میں سے کسی کی طرف اُنگلی اُٹھاکر کہہ سکتے ہو۔ کہ ان لوگوں کی اس زمانہ میں ضرورت نہ تھی +

اس قوم کی بنیاد ڈالنے کے وقت وہ لوگ درکار تھے۔ جن کا ایمان چٹان کے ایمان کی طرح محکم اور مضبوط ہو۔ تاکہ بنیادی پتھر کا کام دے سکے۔ اور ہم دیکھتے ہیں۔ کہ ابراہیم۔ اضحاق اور یعقوب جیسے ایماندار دنیا میں بھیجے گئے۔ جب مصر سے نکلتے اور بیابان میں چالیس برس گشت کرنے کا زمانہ آیا۔ تو موسیٰ اور ہارون جیسے نرم مزاج۔ حلیم الطبع۔ ہمدرد رہبروں نے تختۂ زمین پر قدم رکھا۔ اور جب گناہوں کے سبب سے یہوداہ کی "تلوار" کے چمکنے کے دن آگئے۔ تو یشوع۔ کالب۔ افتاح اور سمسون اور جدعون نے آگراب شمشیر سے ملک کو صاف کیا۔ ذرا آگے چل کر ہم اُن مقدس اور نورانی چہروں کو دیکھتے جن پر رسالت کی مہر چمکتی ہے۔ اور جو الٰہی حضوری کے پرتو سے منور ہیں۔ کیا کوئی کہہ سکتا ہے کہ ان فرشتہ سیرت اور فرشتہ صورت لوگوں کی اُس وقت حاجت نہ تھی۔ مگر اُس وقت جبکہ اُن کے باپ دادے دریائے نیل کے کنارے اینٹ اور گارا بناتے تھے۔ جبکہ مصیبتوں اور تکلیفوں نے اُن کی زندگی تلخ کردی تھی۔ اور بے انصاف بادشاہ کی سختی اور عقوبت اور بیجا عتاب نے اُنکی آنکھوں میں دنیا اندھیر کردی تھی۔ اگر اُس وقت یسعیاہ اپنی عقاب نما بلند پروازی کے ساتھ آگے آتا ہوا اُن کے سامنے آتا۔ اور وہ عالی مضامین اور بلند خیالات اُن کے سامنے رکھتا۔ جو اُس کی بے نظیر کتاب میں پائے جاتے ہیں۔ تو وہ کیا سمجھتے؟ ہاں داؤد و یسعیاہ۔ یرمیاہ۔ دانی ایل۔ حزقی ایل زکریا بھی جس زمانہ میں پیدا ہوئے۔ اُسی زمانہ کے لائق تھے۔ وہ زمانہ اُن کا محتاج تھا۔ اور خدا نے اُسی زمانہ میں اُن کو بھیجا۔ اور یہی بات مسیحی کلیسیا میں نظر آتی ہے۔ کہیں پطرس یوحنا اور پولوس کا گروہ نظر آتا ہے۔ کہیں لوتھر میلنگتھان اور کالون دکھائی دیتے کہیں جان ویسلی اور وہٹ فیلڈ آنکھ سے گذرتے کہیں موڈی سنکی سپرجن نگاہ میں آتے۔ جس طرح ماں باپ اپنے بچوں کو جوں جوں وہ عمر میں ترقی کرتے جاتے اُن کی عمر کے موافق خوراک دیتے اور تربیت کرتے۔ اسی طرح ہمارا آسمانی باپ ہماری حاجتوں کے مطابق ہم کو برکتیں عطا فرماتا ہے۔ اور اُس کے انتظام میں کوئی چیز کوئی سبب کوئی واقعہ اور کوئی حادثہ

ایسا چھوٹا اور خفیف نہیں ہوتا۔ جو عالم محسوسات میں اور واقعات کی زنجیر سے مربوط ہو کر اس دنیا بلکہ آنے والی دنیا پر اثر نہ ڈالے۔ ہندوستانی کلیسیا بھی اُسے یاد رکھے۔ ہندوستانی کلیسیا کو آج اس بات کی ضرورت ہے۔ کہ اُس کے فرزند سچے اور زندہ مسیحی ہوں۔ دشمن چاروں طرف سے صف آرا ہیں۔ طعن و تشنیع کے تیر برسانے پر آمادہ کھڑے ہیں۔ عیب جوئی اور نکتہ چینی کی گھات میں لگے اس کی ترقی کی صورتوں میں رخنے ڈالنے اور اُس کی راہ کو چاروں طرف سے مسدود کرنے کو کمربستہ ہیں۔ اس دل بادل کے سامنے مسیحی گنتی کی جانیں۔ کیا کریں۔ ہمنے بارہا دیکھا۔ منطق کے گولے سخت دل کے قلعوں کو اُڑا نہیں سکتے۔ فصاحت کی آگ سے یہہ پتھر نہیں پگھلتے۔ تاہم فتحیاب بھی ہمیں کو ہونا ہے۔ کیا کریں۔ کن سلاح سے مسلح ہو کر نکلیں۔ کونسے ہتھیار باندھیں کہ جیت ہماری ہو۔ ایک ہتھیار کی ضرورت ہے۔ اور وہ یہہ ہے۔ کہ خدا کی روح ہم میں کام کرتی نظر آئے۔ ہمارے علم اور ہماری فصاحت اور ہمارے منطق اور فلسفے سے اتنا کام نہیں نکلیگا جتنا اُس ہتھیار سے جو یوحنا کے نویں باب کے اندھے نے استعمال کیا۔ "میں ایک بات جانتا ہوں۔ کہ میں اندھا تھا۔ اب بینا ہوں" وہ جانتا تھا۔ کہ میری زندگی میں ایک تبدیلی واقع ہوئی ہے۔ اور وہ بھی اور حقیقی تبدیلی ہے۔ میں اندھا تھا۔ اور اب دیکھتا ہوں۔ کوئی مجھکو جھٹلا نہیں سکتا۔ یہہ برہان قاطع تھی۔ اور ہم دیکھتے ہیں۔ کہ فقیہہ اور فریسی بھی جو مسیح سے قلبی عداوت رکھتے اور اُس کے خون کے پیاسے تھے۔ اُس اندھے کے بینا ہو جانے کا انکار نہیں کر سکے۔ وہ جانتے تھے کہ وہ اب دیکھتا ہے۔ اور انہیں بینائی دینے والے پر الزام لگانے کے لئے بجز ایک بھدے اور جھوٹے بہانے کے اور کوئی بہانہ ہاتھ نہ لگا۔ اسی ہتھیار کی ضرورت ہے۔ اگر ہم روح سے نئی پیدایش پاکر۔ نئے مخلوق بنکر۔ ناپاکی کی مرض سے شفایاب ہو کر ان مخالفوں کے درمیان جو ہمیں گھیرتے ہیں۔ کھڑے ہوں۔ تو یہہ ایسی شمشیر آبدار ایسا تیر ہوگا۔ کہ نشانہ سے ہرگز خطا نہ کریگا۔ دنیا کو جیتنے کے لئے مسیح کی ضرورت ہے۔ اُس نے دنیا کو جیتا ہے۔ اگر ہم چاہتے ہیں۔ کہ ہم بھی دنیا کو جیتیں۔ تو ہم میں مسیح نظر آنا چاہئے۔ جب اُس کی صورت ہم میں دکھائی دیگی۔ تب ہم جیتیں گے۔ ورنہ کبھی نہ جیتیں گے۔ پس ہمیں اُن اسباب کی ضرورت ہے۔ جو ہم میں یہہ جلالی یہہ آسمانی صورت پیدا کریں +

یہہ توضیح ہے جیسا میں نے عرض کیا۔ مسیحی بنانے کے لئے صرف مسیح کی روح کی ضرورت ہے۔ تاہم یاد رکھنا چاہئے۔ کہ مسیح کی روح اُن وسیلوں کو جو اُسی کے جلال کے لئے برپا ہوتے۔ رد نہیں کرتی۔ بلکہ کام میں لاتی ہے۔ بلکہ ہم یہہ کہتے ہیں۔ کہ اُس کی جنبش و تحریک سے وہ جنبش میں آتے ہیں۔ اگر وہ دلوں پر جنبش نہ کرے۔ تو کون اس خود غرض دنیا میں اپنی لیاقت اپنا وقت اور اپنا زر اندیکھے خدا کی خدمت میں وقف کر سکتا ہے

اس وقت ہماری آنکھوں کے سامنے ایک نوزاد بچہ موجود ہے۔ اُس کی عمر ابھی مہینہ بھر کی نہیں ہوئی۔ لیکن اُس کے نقش و نگار نے اُس کی خوش اسلوب ڈیل ڈول نے۔ اُس کی خوش آیندہ حرکتوں نے ہمیں بتلا دیا۔ کہ بچہ ہے۔ جس کی ہمیں ضرورت ہے۔ سخت ضرورت ہے۔ جس کی پرورش میں مہر مادری کے ساتھ مشغول ہونا چاہئے۔ کیونکہ جوں جوں یہہ بچہ جوانی کی طرف قدم بڑہائیگا اُسی قدر ہماری خدمت کے صلہ میں ہماری پرورش کرے گا۔ ہمارے جوانوں کی پرورش کریگا۔ ہماری سوسائیٹی کی پرورش کرے گا۔ اور خدا کی روح کے ہاتھ میں اگر ہماری روحوں کی پرورش کرے گا۔ تمام اس طفل موصوف کا مسیحی ہے۔ اور کام اس طفل موصوف کا ہر ایک کو جس کا ربط ضبط اس سے ہے مسیحی بنانا ہے۔ آہ ہندوستان کے عیسائیوں کو کس چیز کی ایسی ضرورت ہے۔ جیسے اُس کی جو انہیں سچے اور حقیقی مسیحی بنائے + جنہوں نے اس مسیحی کو دیکھا ہے وہ ہمارے بیان سے متفق ہوں گے۔ اُس کی صورت کا ایک نقش یہہ ہے۔ کہ اُس کے صفحہ پر گذرے ہوئے مسیحی بزرگوں کی زندگی کا نقشہ کھینچا ہوا نظر آتا ہے۔ یہہ اُنکی سوانح عمری ناظرین کی آنکھوں کے سامنے رکھ کر کہتا ہے۔ ایسا بنو۔ ہم کچھ سیکھ گئے ہیں۔ اور کچھ سیکھتے جاتے ہیں۔ کہ علم تاریخ کیسی بیش قیمت چیز ہے۔ اور اُس کی کیسی قدر کرنی چاہئے۔ مگر ابھی ہم اس بات کو کما حقہ نہیں جاننے لگے۔ کہ تاریخ کی وہ شاخ جسے انگریزی میں لائیف یا بیاگرفی کہتے ہیں کیسی چیز ہے۔ کہ نامدار بزرگوں اور بالخصوص مسیحی نامدار بزرگوں کی سوانح عمری کے پڑھنے سے کیا شخصی فواید برآمد ہوتے ہیں۔ لوتھر کی لائیف پڑھکر دیکھو کیا اُس کی دلیری اور ہمت اور جانثاری کا حال پڑھکر دل سینہ میں نہیں اُچھل پڑتے۔ کیا شکستہ خاطروں اور ہمت ہارے ہوئے شکستہ دلوں کی کمر ہمت کسی نہیں جاتی۔ کیا آگسٹن کا حال پڑھکر مسیحی مذہب کی الٰہی قدرت ظاہر نہیں ہوتی۔ اور کیا دل میں یہہ اُمید پیدا نہیں ہوتی۔ کہ ہم اور ہمارے دوست خواہ کیسے ہی بگڑے ہوئے کیوں نہ ہوں۔

مسیح کی قدرت انکو بھی بشرطیکہ وہ اپنے تئیں مسیح کے ہاتھ میں سونپ دیں۔ آگسٹن کی طرح فرشتہ بنا سکتی ہے۔ وہ ہمارے لئے نمونہ بن جاتے۔ ہم اُن کی پاکیزہ اور ستاروں کی طرح چمکنے والی زندگی پر نظر ڈالتے۔ اور اس بات پر کہ اُنکے پاس کیا وسایل تھے۔ کیا اسباب تھے۔ کیا وجہیں تھیں۔ کہاں سے وہ طاقت آئی۔ کدھر سے وہ نور کی شعاعیں چمکیں جنہوں نے ان کو عالم اخلاق کے چاند اور ستارے بنا دیا۔ ان کی کامیابیوں کے بھید ہم پر ظاہر ہوتے۔ اُن کے ایمان کا جوہر ہم پر کھل جاتا۔ اور ہم بھی اُن کی طرح اپنے تئیں آفتاب صداقت کے سامنے لانا سیکھتے۔ اور یوں اپنے گھر کی چھوٹی سی دنیا میں۔ اپنے دوستوں اور احباب کی مجلسوں کی دنیا میں چھوٹے چھوٹے ستارے بنکر چمکنے لگتے۔ مسیحی یہہ کام کرنے کا دم بھرتا ہے۔ کیری ان لوگوں کا رسول۔ یوگنڈا مشن کی مختصر تاریخ اور اُن کے ساتھ مسیحی زندگی "خدا کے ساتھ ساتھ چلنا" وغیرہ۔ مضامین اس مسیحی کے صفحوں پر شایع ہیں۔ ہم کم وقتی کے سبب انکی نسبت زیادہ لکھ نہیں سکتے۔ تاہم اُس وعظ کی نسبت جو اس مسیحی میں شایع ہوا۔ اور جس کی مانند اور شایع



ہوا کریں گے۔ کچھ کہے بغیر اس مضمون کو چھوڑ نہیں سکتے۔ ہم نے مکرر سہ کرر اس وعظ کو پڑہا۔ آیت یہہ تھی اور بلعام اُٹھا۔ اور اپنی جگہہ کی طرف واپس گیا۔ اور بلق نے بھی اپنا راستہ لیا۔ گنتی ۲۴:۲۵ اِن دو شخصوں کی کیرکٹر کا مقابلہ۔ اِن دونوں شخصوں کی سازش خدائے قادر کے ازلی ارادوں کے سامنے اِن کا شکست فاش کھانا۔ دنیادار بلق کا خدا کے لئے تبدیل ارادوں کی قدرت اور حکمت کو مشاہدہ کر کے پھر دنیاداری میں پھنس جانا اور زندگے سے بہتر بننا اور نہ بدتر ہونا۔ لیکن بلعام نبی کو بہ سبب نافرمانی کے اپنی روحانی بینش کو کھو دینا۔ اور پہلے کی بہ نسبت بدتر ہوجانا یہہ سب باتیں اور ان باتوں سے جو نصیحتیں نکلتی ہیں۔ اور جو آج کی روزمرہ زندگی کے لئے کارآمد ہونی چاہئیں۔ ایسی خوبی اور ایسی روحانیت سے بیان کی ہیں۔ کہ لکھنے والے کے روحانی تجربہ کو ظاہر کرتی ہیں۔ اور پڑھنے والے پر بڑا اثر ڈالتی ہیں۔ پڑھنے والے کو مجبوراً ماننا پڑتا ہے۔ کہ بلق اور بلعام کی تلاش میں مجھے موابیوں کی سلطنت میں جانے کی ضرورت نہیں۔ تین چار صدیوں کا فاصلہ طے کر کے کوہ پسگا کی چوٹی پر بلق اور بلعام کے ڈھونڈھنے کی حاجت نہیں۔ میرے پاس میرے ارد گرد میرے گھر میں بلکہ میرے ہی اندر وہ نظارہ جو ایک دفعہ سرزمین موآب میں وقوع ہوا۔ وقوع میں آرہا ہے۔ میں خود کبھی بلعام بنتا ہوں۔ کبھی بلق۔ کبھی پکا دنیادار۔ کبھی ایسا روحانی کہ میری علو نظری کے ساتھ بلعام کے لالچ بلعام کی نافرمانی بلعام کی بے ایمانی۔ اور بلعام کی بغاوت کا باریک اور غیر محسوس رنگ ہمیشہ لگا رہتا ہے۔ جس نے اپنے لوگوں کو اپنا بیٹا اپنی روح اور اپنی بائبل عطا فرمائی۔ جس نے کلیسیا کو آج تک جب اُسے وفادار آدمیوں کی ضرورت ہوئی۔ آدمی دیئے جب مسیحی کتابوں کی ضرورت ہوئی۔ کتابیں دیں۔ اور جب مسیحی اخباروں کی ضرورت ہوئی۔ اخبار دیں۔ اُسی نے ہمکو یہہ مسیحی دیا ہے۔ اور اب ہماری عرض پڑھنے والوں سے یہہ ہے کہ وہ اُن کی ہمتوں نے اِس مسیحی کو شروع کیا ہے۔ مدد کریں۔ اُسے خریدیں۔ اور اُس کی اشاعت میں کوشش کریں۔ امید واثق ہے۔ کہ اس سے مسیحی گروہ کو بہت فائدہ ہوگا۔ انگریزی خوانده مسیحی بھائیو تم ضرور خریدو۔ اُن جوانوں کی ہمت بڑھاؤ جنہوں نے قوم کے فائدہ کے لئے اپنی لیاقت اور وقت نذر کیا ہے۔ بیشک تمہارے پاس انگریزی میں بہت سرمایہ ہے۔ پھر دیکھو سینکڑوں اور ہزاروں ایسے ہیں۔ جو انگریزی نہیں جانتے۔ اُن کا بھلا کرو۔ کاشکہ تمہاری انگریزی اِس نوسید لیکن ہونہار بچے کو زبردست لڑکے کی طرح دبا نہ دے۔ بلکہ مہربان ماں بن کر اس کی پرورش۔ تربیت اور تکمیل میں معروف رہے۔ ہم یہہ کہکر ختم کرتے ہیں۔ کہ ہر ایک شخص کو جسے خدا نے توفیق دی ہے۔ لازم ہے۔ کہ اسے خریدے۔ مسیحی اڈیٹر سے یہہ التماس ہے کہ وہ پبلک پر ظاہر کریں۔ کہ کون کون جوانمرد اس کے حامی ہیں۔ کیونکہ یہہ ہمکو پختہ معلوم ہے۔ کہ اُس کے بانی اور امدادی صرف چند ہندوستانی مسیحی ہیں۔ اور کہ اُس کا تعلق مشن اور مشنریوں سے کچھ نہیں ✢

راقم

طالب الدین

از سہارنپور

واقعات روزانہ

ایک راجہ کا دفعتاً گم ہونا

مسٹر کالفس صاحب ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ علی پور نے حکم دیا ہے کہ اِس بات کی زبردست تحقیقات کی جاوے کہ ماںکپور کے راجہ مولت سوہن رائے کیونکر مشتبہ طور پر گم ہو گئے ہیں:۔ ۲۷۔ دسمبر کو کہتے ہیں کہ راجہ صاحب ایک دیسی کشتی میں سوار ہو کر گئے تھے۔ تاکی اور بھانگور کے درمیان کچھ پتہ نہیں چلتا۔ کشتی کے ملاح گرفتار کئے گئے ہیں:۔ کچھ معلوم نہیں کہ کیا ہوا ✢ عام

مہاراجہ ریوان کی شادی

ریوان کے نوجوان مہاراجہ صاحب کی دوسری شادی اسی ماہ فروری میں ہونے والی ہے۔ بڑی دھوم دھام سے تیاریاں ہو رہی ہیں۔ مہاراجہ صاحب رتلام کی ہمشیرہ دلہن ہیں۔ وہاں بھی بڑی تیاریاں ہیں۔ مہاراجہ ریواں کی پہلی شادی کو پورے چار سال بھی نہیں ہوئے کہ ۱۸۹۲ء میں دختر خاندان ڈمرانوں کے ساتھ بیاہے گئے تھے ✢ عام

روس ایشیا میں

۵۔ تاریخ کو لنڈن سے خبر آئی کہ مسٹر بلفور صاحب رکن دولت نے برسٹل میں ایک پولیٹیکل تقریر کے دوران میں کہا کہ ایشیا اور افریقہ کے براعظم سب کے لئے کافی وافی وسیع ہیں اور فرمایا کہ روس کے بحرالکاہل میں تجارتی رستہ حاصل کرنے سے ہمکو کسی طرح کا خوف یا حسد نہ ہوگا۔ حسد کرنا یا خوف کھانا فضول ہے جبکہ یہہ یقین ہے کہ ایسا ہونے سے روس کو اور عموماً تمام دنیا کو اور خصوصاً برٹش تجارت کو فائدہ ہی فائدہ ہے ✢ عام

ایڈریس پیش کرنیکی ممانعت

کلکتہ کے ایک انگریزی اخبار میں یہہ پڑھکر تعجب ہوا کہ جناب سر انٹانی مکڈانل صاحب بہادر لفٹنٹ گورنر کے بہار میں تشریف لانے پر وہاں کی دو ملکی انجمنوں نے ایڈریس خیر مقدم تیار کئے تھے اور چاہا تھا کہ ان کو نواب ممدوح کی خدمت معلی میں پیش کریں لیکن صاحب کمشنر بہادر نے انکو ایسا کرنے کی اجازت نہ دی:۔ اخبار مذکور لکھتا ہے کہ ایڈیٹر

کے روکنے کی نظیر حضور لارڈ الگن صاحب بہادر نے قایم فرمائی ہی کہ مدراس کی مہاجن سبھا کا اڈریس نامنظور کیا - انہوں نے چاہا کہ چند فقرات کاٹ دئے جاویں لیکن مہاجن سبھا نے واقعات کا چھپانا مناسب نجانکر اڈریس ہی دینے سے انکار کر دیا تھا + عام

وسیع ریلوے جعلسازی

رنگون کی خبر ہی کہ ۱۵ جنوری کو عدالت ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ میں چار مشہور دیسی تاجروں پر ریلوے کے روپیہ کے دھوکے سے مارنے کا الزام لگایا گیا - دو ملزم اور تھے جو روپوش ہو گئے ایک گڈس کلارک تھا اور دوسرا جو مال کو تولتا ہی - دعوی کیا جاتا ہی کہ وسیع پیمانہ کے سلسلہ سے ریلوے کا روپیہ خورد برد کیا جاتا ہی - لیکن فی الحال چند الزام کافی سمجھے گئے ہیں - کئی ایک دیسی تاجروں کی شہادت لی گئی ہی - انہوں نے بیان کیا کہ موم بتیوں کے بکسوں کو ٹاٹ کے تھیلوں میں بند دیکھا اور ظاہر کیا تھا کہ پیڈ ہیں جس کا کرایہ بہت خفیف شرح پر ہی ۱۴ تاریخ کو اس امر کی شہادت گذری کہ کتابوں میں غلط مقدار وزن اور غلط جماعت مال کی درج کی جاتی تھی - اور بچت کا روپیہ باہم بانٹ کھاتے تھے + عام

مہم اشانٹی کی خبر

۴ - تاریخ کو مغربی ساحل افریقہ سے یہہ خبر لندن میں پہنچی کہ اشانٹی کے شاہ پریمپے مع دیگر قیدیوں کے قلعہ ساحل کیپ سے جہاز پر سوار المینہ کو روانہ کر دئے گئے - نہیں معلوم کہ ان کے ساتھ کیا سلوک کیا جاویگا اور یہہ بھی نہیں معلوم کہ برٹش کی طرف سے کیا شرائط پیش کی گئی ہیں - پرنس ہنری آف بیٹنبرگ کی لاش ۴ فروری کو پورٹسموتھ میں آتاری گئی - یہہ جنوبی افریقہ سے بلین ہیم نام جہاز پر لائی گئی ہی - یہاں سے البرٹا نام شاہی کشتی میں آتار کر لنڈن کو لے گئے ہیں - ملکہ معظمہ اور ان کی بدنصیب دختر پرنسس بٹنبرگ نے اس روز پورٹسموتھ میں تشریف لاکر اپنے چھوٹے داماد اور عزیز خاوند کے تابوت کو دیکھا اور اسپر دلی محبت اور پیار کے ساتھ پھولوں کے سہرے چڑھائے + عام

کونسل آئین ہند میں سوالات

پنجشنبہ کے روز کونسل آئین ہند میں بابو موہنی موہن رائے صاحب نے سوالات پوچھے کہ کیا گورنمنٹ کو معلوم ہی کہ قسمت چٹگاؤں کی رعایا میں نہایت خوف اور تحرک چھا رہا ہی - اس لئے کہ ان کے علاقہ کو بنگالہ سے نکال کر آسام کے ساتھ ملحق کرنا چاہتے ہیں - اور کیا گورنمنٹ بتلادیگی کہ آیا وہ ایسا ہی کرنا چاہتی ہی - اور کیا گورنمنٹ اتنی عنایت کریگی کہ اس تجویز کے متعلق تمام کاغذات اور خط کتابتیں جو تحریر میں آئے ہیں ان کو شایع فرمائے - سر ائے مپل صاحب کو یہہ منظور کرانا تھا کہ قانونی پیشہ کے قانون کی ترمیم کے مسودہ کی سلکٹ کمیٹی میں آنریبل آنندا چارلو صاحب بھی شریک کئے جاویں - اسی روز راؤ صاحب بلونٹ بھوسکیٹی صاحب کی طرف سے ایک اس سے بھی ضروری سوال پوچھا جانا تھا کہ رام چندر سنگہ دیو مرحوم راجہ پٹنہ کی خودکشی سے متعلق جو واقعات روزانہ اخبارات نے شایع کئے ہیں کہ انہوں نے پولیٹکل ایجنٹ کی بدسلوکی سے تنگ آکر رانی سمیت خودکشی کی تھی کیا گورنمنٹ عالیہ کی نظر سے گذرے ہیں اور اگر گذرے ہیں تو کیا اسبارہ میں کچھ تحقیقات کی گئی ہی؟ + عام

لاوارث ریاست

احاطہ بمبئی کی پولیٹکل ایجنسی ریوا کانتھا میں سونتھ نام کی ایک چھوٹی سی ریاست ہی یہہ ایک راجپوت خاندان ہی - والئے ریاست کو مہارانا کہتے ہیں - والی ریاست حال ہی میں فوت ہوئے - یہہ لاولد تھے - متبنٰی کرنے کا اختیار نہیں تھا - اِس باعث گدی خالی ہی اور گورنمنٹ کسی لایق امیدوار کی تلاش میں ہی - یہہ خاندان نواح کوہ آبو سے آکر فرمانروا ہوا تھا - اس خاندان میں وارث اولاد کی کمی مدت سے چلی آتی ہی - مہارانا مرحوم کے پہلے مہارانا تک (۱۸۶۸ء) براہ راست نسل قایم رہی - تب گورنمنٹ آف انڈیا نے بیوہ مہارانی کو متبنٰی کرنے کے لئے خاص اجازت عطا کی - لیکن خاندان میں اہل ذکور کی اتنی کمی تھی کہ بہت تلاش کرنے پر ایک بارہ سالہ لڑکا دستیاب ہوا - جس کے بزرگ دو پشت پہلے کے اُن سے علیحدہ ہو چکے تھے - چنانچہ اس لڑکے کو متبنٰی کرکے پرتاب سنگہ کے نام سے مسند نشین کیا گیا - راجکمار کالج میں تعلیم دی گئی اور ۱۸۸۱ء میں اختیارات حاصل کئے - لیکن یہہ بھی بغیر اولاد کے فوت ہو گئے ہیں - گورنمنٹ آف انڈیا ہرگز نہیں چاہتی کہ دیسی ریاستوں میں خاتمہ نسل پر بھی اپنی دست اندازی قایم کرے اور اس لئے وہ طرح جائز حقدار کی تلاش کرکے مہارانا مرحوم کی گدی کو بحال رکھے گی + عام

جیسلمیر

موضع کنوئی علاقہ جیسلمیر میں رتنو مہاجن ہمشیری کی دکان میں مسمی رنچھوڑ داس مہاجن سکنہ جیسلمیر کے مال جمع تھے - چند روز ہوئے کہ رنچھوڑداس اپنا روپیہ دوکان سے لے کر موضع سمہ کو روانہ ہوا اُس وقت رتنو کے دل میں طمع دامنگیر ہوئی اور شتر پر سوار ہو کر خود بھی پیچھے پیچھے چلا - جب ایک جنگل ویران میں رنچھوڑداس پیشاب کرنے بیٹھا تو رتنو نے تلوار کا وار کیا جس سے سرتن سے جدا ہو گیا - رتنو روپیہ لے کر فرار ہو گیا - چار روز بعد تحقیقات شروع ہوئی مقتول کی لاش جانوروں نے خراب کر ڈالی تھی مجرم معہ زر نقد گرفتار ہو کر آیا ہی اور جرم سے اقراری ہی - یقین ہی کہ سزایاب ہوگا - قاتل و مقتول دونوں ہم قوم تھے + (راجپوتانہ گزٹ)

کپتان کُک کے ابتدائی حالات

یہہ مشہور شخص ۲۷ اکتوبر ۱۷۲۸ء کو مقام مارٹن میں پیدا ہوا اُس کا باپ جمیس کُک محکمہ زراعت میں ایک ادنیٰ درجہ کا ملازم تھا اور اُسی درجہ کی ایک عورت سے جس کا نام گریس تھا شادی کی ہوئی تھی۔ کُک نے پہلے پہل قصبہ مارٹن میں تعلیم شروع کی۔ جب اُس کی عمر قریب ۸ سال کے ہوئی اُس کا باپ اپنے حُسن خدمات کے صلہ میں ترقی دیکر گریٹ ایٹن کے قریب زراعت گاہ ریری ہوم پر تبدیل کیا گیا۔ اور مسٹر کُک شہر ایٹن کے ڈے سکول میں داخل کیا گیا جب اُس کی عمر قریب ۱۳ سال کے ہوئی اُس کے باپ نے اُسے ولیم سنڈرسن کے پاس جو اُس وقت ایک ذیشان دُکاندار تھا قلیل تنخواہ پر ملازم کرا دیا۔ لیکن چونکہ یہہ ملازمت مسٹر کُک کی مرضی کے بالکل برخلاف تھی اس واسطے تھوڑے ہی عرصہ میں اُس نے اپنے آقا سے ناسازش کرکے وہ جگہہ چھوڑ دی اور جان ہنری والکر کمپنی کی ملازمت اختیار کرلی۔ اس کمپنی کے دو جہاز کوئلوں کی تجارت کیا کرتے تھے۔ مسٹر کُک ایک معمولی خلاصی کا کام کرنے کے لئے معمور ہوا۔ لیکن رفتہ رفتہ اپنی مستعدی اور نیک چلنی سے خلاصیوں پر میٹ مقرر ہو گیا۔ ۱۷۵۵ء کے موسم بہار میں جب کہ انگلستان اور فرانس میں لڑائی شروع ہوئی۔ مسٹر کُک اُسی جہاز پر ملازم اور سمندر میں موجود تھا۔ اور چونکہ انگلستان کو اُس وقت ملازمان جہاز کی اشد ضرورت تھی۔ اس لئے دوسرے اور بہت سے آدمی اور مسٹر کُک جنگی فوج میں جبراً ملازم کرلئے گئے+

جس جہاز پر مسٹر کُک مقرر کیا گیا تھا۔ اُس کی کمان اکتوبر ۱۷۵۵ء میں کپتان پلیسر کو ملی۔ کپتان پلیسر ہمیشہ مسٹر کُک پر اُس کی مستعدی۔ نیک چلنی اور دیانتداری کے باعث بہت مہربان رہتے تھے اسی اثنا میں مسٹر آسبل وسٹن ممبر پارلیمنٹ نے کپتان پلیسر سے مسٹر کُک کے بارے میں سفارش کی کپتان پلیسر نے جواب میں لکھا کہ چونکہ اُسے ملازم ہوئے بہت ہی تھوڑا عرصہ گذرا ہے اس لئے وہ کمیشن افسر ہونے کا استحقاق نہیں رکھتا۔ لیکن ہاں البتہ شپ ماسٹر کا سرٹفکٹ اُس کو مل سکتا ہے۔ مسٹر کُک کو ۱۰ مئی ۱۷۵۹ء کو شپ ماسٹر کا سرٹفکٹ ملا۔ اور ۱۵ مئی ۱۷۵۹ء کو وہ مرکری نام جہاز میں شپ ماسٹر مقرر کیا گیا۔ مرکری جہاز شمالی امریکہ کو روانہ ہوا۔ اور جنرل وُلف کے فوج بری کے ساتھ سر چارلس سانڈرس کے ماتحت کیوبک کے محاصرہ میں مصروف ہوا۔ دوران محاصرہ میں مسٹر کُک نے ایسی بہادری اور جرات سے کام لیا کہ اُس کے افسروں کو اُس پر پورا پورا بھروسہ اور اعتماد ہوگیا۔ اس کے بعد مسٹر کُک دریائے سینٹ لارنس کی پیمائش اور جہاز کے رستہ تیار کرنے کے لئے مقرر کیا گیا۔ اور اُس خدمت کو اُس نے اس خوش اسلوبی کے ساتھ انجام دیا کہ لوگ حیرت کرنے لگے۔ ۲۲ ستمبر ۱۷۵۹ء کو مسٹر کُک نارتھمبرلینڈ نامی جہاز میں شپ ماسٹر مقرر کیا گیا۔ اور لارڈ کالوِل کے ماتحت اپنے کاروبار متعلقہ بہت مستعدی سے انجام دیتا رہا۔ اسی ملازمت میں اُس نے علم نجوم اور اقلیدس میں اعلیٰ درجہ کی قابلیت حاصل کی ستمبر ۱۷۶۲ء میں جب کہ نارتھمبرلینڈ نامی جہاز فرانسیسیوں کے مقابلہ میں جزیرہ نیوفاؤنڈلینڈ کی حفاظت کے واسطے مقرر کیا گیا اور انگریزی فوج نے فرانسیسیوں کو شکست فاش دیکر جزیرہ پر پورا پورا تسلط کرلیا تو مسٹر کُک کو بحری پیمائش اور مقامات مناسبہ کا نقشہ تیار کرنیکا حکم دیا گیا اُس نے اس کام کو بہت محنت اور کوشش سے تکمیل کو پہنچایا اور امیر البحر گریوز گورنر نیوفاؤنڈلینڈ نے ان خدمات کے صلہ میں اُس کو بہت شاباش اور آفرین کہی+

۱۷۶۲ء کے دسمبر کے شروع میں مسٹر کُک انگلستان واپس آیا اور ۲۱ دسمبر ۱۷۶۲ء کو اُس نے مس الزبتھ بیٹس سے مقام اسیکس میں شادی کی۔ ۱۷۶۴ء میں سر ہیوگ پلیسر گورنر نیوفاؤنڈلینڈ مقرر ہوئے۔ اور چونکہ صاحب موصوف مسٹر کُک کے کام اور لیاقت سے بخوبی واقفیت رکھتے تھے۔ اس واسطے انہوں نے مسٹر کُک کو سرویر کا کام سپرد کر کے جزیرے کی پیمائش بحری و بری کا کام سپرد کر دیا۔ مسٹر کُک نے اُس کام کو بہت ہی ہوشیاری اور مستقل مزاجی سے انجام دیا۔ اُس نے کئی ایک نئی جھیلیں دریافت کیں جو کہ اُس وقت تک کسی کو بھی معلوم نہ تھیں+

۱۷۶۷ء میں مسٹر کُک نے یہہ کام ختم کیا اور اسی سال انگلستان میں واپس آیا۔ ہر فرد بشر مسٹر کُک کو عزت و توقیر کی نگاہوں سے دیکھتا تھا اور ممبران پارلیمنٹ اُس کی حسن خدمات سے بہت خوش تھے اور ہر ایک اُس کی ترقی کے خیال میں رہتا تھا+ ہفتہ وار

مقدمہ بلوہ بنارس

وکلائے فریقین کی تقریریں اس مقدمہ میں ختم ہوگئیں اور جوری نے رائے بھی دیدی ہے۔ جوری نے ڈکیتی کے الزام سے تو تمام ملزمان کو بری کر دیا۔ مگر مارپیٹ کے جرم کا مجرم قرار دیا جوری کی رائے ہے کہ فوج والوں نے ضرور کوتوال پر حملہ کیا اور یہہ غلط ہے کہ منہکی طوائف کے گھر سے جھگڑا شروع ہوا۔ جوری نے رائے دی کہ یہہ نہیں کہا جا سکتا کہ عوام کو کس نے صدمہ پہنچایا۔ جج صاحب نے شنبہ کو ۵ سپاہیوں کو دو دو سال قید سنادی۔ (ایڈیٹر)

چھاپہ خانہ میں نئی ایجاد

ولایت میں لنٹو ٹایپ کے نام سے ایک کمپنی قایم ہوئی ہے کہ جو ٹائپ کے جمانے کے کام میں بہت مدد دیتی ہے یعنی دس کمپوزیٹر کا کام ایک کمپوزیٹر کرسکتا ہے۔ مسٹر رایٹ ولایت سے تشریف لائے ہیں اور کلکتہ میں ایک کل دکھلانے والے ہیں جس کے چلانے سے کمپوزیٹر فی گھنٹہ ۱۴ ہزار ٹائپ جما سکتا ہے۔ اُمید ہے کہ چھاپہ خانہ کی تجارت پر اس کل سے عظیم اثر پیدا ہوگا+



ملکوں اور شہروں کی مختصر خبریں

چینی صوبہ ہونن کا گورنر گرفتار کیا گیا کہ فغفور کو خط لکھا بغیر پورے اداب کے +

یورپ میں اندازہ کرتے ہیں کہ پچھلے ترکی مظالم میں ۲ لاکھ ارمنی کام آئے ہیں +

کہتے ہیں سلطان نے زار کے ساتھ پختہ اتحاد قایم کیا جس کی شرایط بڑے عجب ہیں +

ایک شخص یہہ کہتے ہیں سلطان کے بعد روس سلطنت پر قابض ہو۔ کیسے ممکن ہے!

سلطان کے خلاف سخت مضامین لکھے گئے کہ خود غرض اور دشمن ملک و قوم ہیں +

اندیشہ ہے وفات سلطان پر مشرقی سوال پھر کشادہ ہوا اور یہہ کہیں پہلے ہی کشادہ نہو +

جنگ چین میں ملک چین کا دو ارب ۲۲ کروڑ سکہ خیال کرتے ہیں کہ صرف ہوا۔

مسٹر بلفور نے برسٹل میں تقریر کی کہا افریقہ و ایشیا سب کے لئے کافی وسیع ہیں +

کہا بحر الکاہل میں روسی نمو سے انگلستان کی تجارت کو وجہ اندیشہ نہیں ہے +

خلیج ڈیلاگوا کے ساحل پر جرمنی نے سات میل اراضی کے خرید کا انتظام کیا ہے۔

اسی کام کے لئے ٹرنسوال کے ایجنٹ ڈاکٹر لیڈز صاحب برلن میں وارد ہوئے +

۲۸ رجمنٹ پنجاب چترال کو جاویگی لیکن مئی سے پہلے روانہ نہوگی کہ درہ لواری بستہ ہے +

صوبہ بہار کی خبر ہے کہ پچھلے ہفتہ کی بارش نے فصلات افیون میں جان ڈالدی +

مسٹر کاٹن چیف سکرٹری بنگالہ رخصت ۳ ماہ لینگے مسٹر بولٹن بجائے ان کے کام کریں گے +

سر چارلس پریچرڈ ۲ کو ولایت جاوینگے بجائے ان کے مسٹر ای ٹریور ممبر کونسل ہند ہوں گے +

مسٹر پی سی چارجی جج چیف کورٹ پنجاب ۲ ماہ کو رخصت لیں گے کوئی مقرر نہ ہوگا +

مسٹر سی اے رو صاحب اعلی جج بھی رخصت لیں گے اور مسٹر ڈبلیو آر کلارک کام کریں گے +

کلکتہ میں قیصرہ ہند کا بت نصب ہوگا اس کے متعلق غریب خانے خیراتی کام کھولیں گے +

ہوگلی میں ہوا ہے سرکار نے، ۹ ہزار سرکاری روپیہ ہضم کیا ۳½ سال قید ہوا۔

مراد آباد میں ایک کانسٹبل بجرم چوری ایک برس قید سخت کا سزایاب ہوا۔ پولس جس بات کا انسداد کرنے کے لئے مقرر ہے خود اسی میں مبتلا ہے +

دو برہمن اور ایک حلوائی نے ملک زیور کے لالچ سے ایک رنڈی کو ربڑی میں زہر ملا کر کھلا دیا جب حالت غشی طاری ہونے لگی تو اس کا زیور وغیرہ اتار کر چلتے بنے۔ اتفاق سے شفاخانہ کے علاج سے طوایف کو آرام ہوگیا اور اس نے مجرمان کے نام صاف طور سے بیان کر دئیے اب وہ گرفتار ہیں دیکھئے کیا نتیجہ ہوتا ہے +

مراد آباد میں عدالت صاحب جنٹ مجسٹریٹ بہادر میں ایک بدمعاش کا مقدمہ دایر ہے جس میں ملزمان کے ۱۰۰ گواہ صفائی طلب ہوئے ہیں +

افریقہ میں علاقہ نیاسالینڈ میں ہندی فوج خالصہ نے دو اور نمایاں فتوحات حاصل کیں +

یہہ فوج کپتان سٹوارٹ اور لفٹنٹ السٹن کے زیر کمان تھی عرب بردہ فروش بالکل منتشر ہوگئے +

ان دو سرداروں کو پکڑے گئے وہ فوراً قتل کئے جاوینگے اندرونی تجارت کا رستہ کھل گیا +

جرمن پارلیمنٹ میں تجویز پیش کرنے لگے تھے کہ فوج بحری کو عظیم اضافہ کریں +

یہہ ارادہ بالفعل ملتوی رہا کیونکہ تخمینہ بجٹ کے تہ و بالا ہونے کا اندیشہ تھا +

۷۔ فروری کو لنڈن میں مسٹر سیسل روڈز صاحب کا مسٹر چیمبرلین صاحب سے ۲ گھنٹہ تک تخلیہ رہا +

اس کے لئے عظیم الشان مضبوط اور قیمتی غبارہ پیرس میں بنا ہے میں امید کامیابی ہے +

روس برطانیہ امریکا ڈنمارک وغیرہ ممالک سے بھی اس علمی مہم کیلئے مدد مانگی گئی ہے +

کہتے ہیں کہ ڈاکٹر جیمسن کا مقدمہ کیپ کی ہائیکورٹ میں ہوگا۔ اور اپیل برطانیہ کی پریوی کونسل سنیگی +

سلطان روم کی قلمی فوج ۷½ لاکھ ہے جس میں ۷ لاکھ فوج صرف پیادہ کی ہے +

۵۰ ہزار سوار ہیں، ۵۰ ہزار توپخانہ اور توپوں کی تعداد کل ۱۴۰۰ بیان ہوئی +

تمام مسلمان رعایا ۲۰ برس تک فوجی خدمت دیتی ہے یہہ لازمی طور پر ہے +

روئے زمین پر ریلوے صرف ۷۰ برس سے ایجاد ہوئی اب کل ۴ لاکھ میل تک جاری ہے +

اس کل مقدار میں سے چھٹا حصہ برٹش قلمرو میں ہے باقی دیگر کل ممالک میں +

آسٹریلیا کی تمام نوآبادیوں نے جلسہ کرکے متفقہ حفاظت کے لئے تیاریاں کیں +

نیو ساؤتھ ویلز۔ وکٹوریا۔ ساؤتھ آسٹریلیا و کوینسلینڈ سب باہم ایک ہوگئے +

مضامین مفید المبتدین

بقیہ
صبر گرسلڈز

اب بعض معزز مستورات گرسلڈز کے ہاں گئیں اور اُسکو خلوت سرا میں لے جاکر ایک نہایت لطیف و گراں بہا لباس سے جو کہ حاکم والٹر نے خاص اسی روز کے لئے طیار کرایا تھا ملبس کیا اور دیگر زیورات کے سوا تاج مرصع زیب سر کیا۔

بعد ازاں وہ پری پیکر و شفتہ خصال بدر چہاردہ سال بمعہ سہیلیوں کے صحن خانہ پر آطلوع ہوئی۔

اس وقت کی نہ پوچھیے عجب عالم تھا اہل نظارہ کو لحہ بھی مغتنم تھا۔ گرسلڈز کے اخلاق حمیدہ و جلوت حسن پسندیدہ حاضرین والا تمکین کو گرویدہ و تسخیر کرتے تھے۔

بعد ازاں ایک سفید گھوڑی خدمت شریف میں حاضر کی گئی۔ گھوڑی کیا نور کی پتلی تھی اُس پر طرہ یہہ کہ ساز و سامان سفید۔ گرسلڈز اُس پر سوار ہوکر محل شاہی میں تشریف لے چلیں۔ جلوہ میں ہزاروں برق انداز ہمرکاب بلسواء اُس کے اسقدر عالم شاہ راہ کے ہر دو جانب مجتمع تھا کہ نہ گفتہ بہ ہر طرف سے مبارک سلامت کا آوازہ بلند تھا غرض کہ وہ ملکہ فرخندہ فال شہزادیٔ کشور جمال قصر شاہی میں وارد ہوئی۔ خیر مقدم میں توپیں سر کی گئیں قصہ کوتاہ اُس ہی روز شادی ہوگئی۔

اب گرسلڈز کے خلاق حمیدہ و سعادتمندی نے اہل ریاست کے دل میں ایساگھر کیا کہ فوراً اُن پر ثابت ہوگیا کہ اگرچہ حاکم نے غریب خاندان سے رشتہ جوڑا ہے مگر لڑکی نہایت لئیق و قابل ہے گرسلڈز نے اپنے آپ کو کاروبار خانگی میں دانا گفتگو میں فصیح البیان سنجیدہ۔ صداقت پسندیدہ و مہربان ثابت کیا اور باایں ہمہ سلوک و صفات بہت جلد ہر دل عزیز ہوگئی اور یہہ نہ صرف اپنی ملک و سلطنت میں بلکہ دور دراز اقالیم میں مشہور ہوگئی۔

اس کے مقابل کوئی شور مزا انداز و تکلیف دہ نہ تھی جس کا وہ کچھ علاج و مداوا نہ کرسکتی تھی اور نہ کوئی ایسا غم تھا جو کہ رعیت کی فراغت میں حادث ہوکر خلل انداز ہو کیونکہ ایسی ناسازیوں کا مداوا ہمیشہ آپکے مدِ نظر تھا۔

یہاں تک کہ لوگ اُس کے حق میں کہا کرتے تھے کہ آپ ہمارے دیکھنے عالم بالا سے یہاں آئی ہوتا کہ دو خلاصی و داور اغلاط کی تصحیح کرو۔ بعد کچھ مدت کے بفضل الٰہی وہ گھر دختر چراغ خانہ سے منور ہوا۔

مگر افسوس صد افسوس ان روزوں میں ایک عجیب خیال حاکم والٹر کے دل میں گذرا۔

برمرحبا۔ گرسلڈز اپنے قول و قرار پر ثابت قدم تھی یعنے اس نے یہہ وعدہ بوقت عقد دیا تھا کہ تا شرط زندگی تاعمر خاوند کی فرمانبردار رہیگی اور مطابق اپنے وعدہ کے ہنوز اپنے خاوند کو عزیز از جان دوست رکھتی تھی اور بدیں وجہہ ابتک زندگی رضامندی اور شادمانی کے دور میں گذری تھی سبب یہہ تھا کہ گرسلڈز میں نافرمانی کی بوتک نہ تھی۔

اب حاکم والٹر کے دل میں یہہ ناشدنی خیال پیدا ہوا کہ گرسلڈز کو آزمایا چاہیے آیا کہ وہ ابتک اپنے وعدہ پر ثابت قدم ہے یا نہیں اور اس کے بارے میں اس کو کوئی دیگر تجویز زیادہ سخت و کرخت نہ سوجھی بجز اس کے کہ لڑکی ماں سے جُدا کر دی جائے۔

ناظرین عیاں راچہ بیان آپ پر بخوبی منکشف ہے کہ والدین کو بچوں کی جدائی کس قدر شاق ہوتی ہے خصوصاً ماں کو خیر والٹر صاحب نے یہہ ارادہ دل میں ٹھان لیا۔ اور ایک دن تخلیہ میں ملکہ سے یوں عرض کی۔

"کہ اگرچہ آپ مجھے نہایت عزیز ہیں لیکن اہل ریاست اس عہدہ جلیلہ پر ایک دہقان زادی کو پسند نہیں کرتے اور جب سے یہہ پیاری لڑکی پیدا ہوئی ہے لوگوں میں زیادہ نارضامندی نظر آتی ہے روز بروز رعایا بگڑتی اور سرکش معلوم ہوتی ہے۔ اس لئے میری یہہ صلاح ہے کہ لڑکی کو کسی دریا میں بہا دیا چاہیئے تاکہ عدم صلح سے کچھ اور پردہ غیب سے ظہور میں نہ آئے لیکن یہہ بھی میں ہرگز بجز آپکی رضامندی کے نہ کرونگا۔

جس پر گرسلڈز نے جواب دیا۔

"جناب عالی

میں اور یہہ شیرخوار معصوم ہر دو آپکی ملکیت میں۔ اور یہہ جو آپ میری مرضی کا واسطہ دیتے ہیں۔ واضح رہے کہ جبتک جان میں جان ہے اسکی ماں میں میری ماں ہے اور جو کچھ کہ آپکے پندار شریف سے گذرتا ہے درست ہے اور مندی کو بسر و چشم منظور اور نہ دراز ئے اوقات اور نہ سختیٔ ممات اس خیال سے اس عقل ناقص کو منقطع کرسکتی ہیں۔

غرضیکہ اُس ہی روز شام کو ایک برقنداز ملکہ کے پاس آیا اولاً اواب بجالایا اور کہنے لگا کہ فدوی بحکم جناب عالی خدمت میں اس بچے کو لینے کے لئے حاضر ہے۔ اسی سوال کے سنتے ہی ہاتھ کے طوطے اڑ گئے۔ عالم سکوت میں نقش دیوار ہوکر رہ گئی دیر تک گلا کیا ذکر جنبش جسمانی کیسی پلک سے پلک نہ ماری۔ غرض جب کچھ افاقہ ہوا سوچ بچار کر لڑکی کو حوالہ کیا۔ یہہ شخص لے ہی چلا تھا کہ اُسے آواز دی۔ ٹھہرجا۔ اُس معصوم کو جلد اُس کے ہاتھوں سے لے لیا۔ لخت جگر تھی سینہ سے لگا لیا۔ چمیاں لینے لگی۔ دیکھ دیکھ کر نثار ہونے لگی۔ آخر الامر اپنی دلکش آواز سے اس لخت جگر کو الوداع کہکر کہا خدا حافظ۔ ڈارلنگ پھر کبھی تجھکو نہ دیکھونگی۔ ہاں میں نے تو اُسی دن جب تیرا اصطباغ

وفات حسرت آیات

جناب پادری ہنری فورمن صاحب مشنری فتحگڈہ کی میم صاحبہ بتاریخ ۲۳ ماہ جنوری ۱۸۹۶ء کو اس سرائے فانی سے عالم جاودانی کو رحلت کر گئیں۔ قریب آٹھ سال کے ہوا کہ وہ ملک امریکہ سے خداوند کی خدمت وجلال ظاہر کرنے کے لئے ہندوستان میں تشریف لائی تھیں ان کی حسن خوبی واوصاف شہرۂ آفاق ہیں۔ خاصکر سہارنپور اور فتح گڈہ میں جہاں میم صاحبہ موصوفہ نے خداوند کی خدمت میں اپنی زندگی بسر کی تھی وہاں کے مسیحی لوگ اُن کی ہمدردی ومحبت کو خوب جانتے ویاد کرتے ہیں گو وہ آج ہمارے بیچ موجود نہیں ہیں تو بھی اُن کی حسن خلاقی کے عنایتی تحفہ ہم میں سے بہتوں کے پاس موجود ہیں جس کو دیکھکر ہم اُن کو یاد کرتے وروتے ہیں۔ پر خداوند کی مرضی میں کسی کا چارہ نہیں کیونکہ جس کو وہ زیادہ پیار کرتا اُسے جلد اپنے پاس آرام جاودانی میں بلا لیتا ہے اور ہمیں یقین ہے کہ آج وہ اپنے شاہنشاہ ہر دو عالم خداوند مسیح کے پاس فردوس میں آرام کر رہی ہونگی ہماری دعا ہے کہ خدا باپ اُن کے عزیز شوہر ودیگر احبابوں ورشتہ داروں کو دلی صبر وکامل تسلی بخشے +

ٹورنامنٹ

ضلع لودیانہ

ناظرین نورافشاں کو واضح ہو کہ اس ضلع کے طلباء سال بسال لودیانہ میں فراہم ہوتے ہیں۔ اور ان کے درمیان مفصلہ ذیل کھیلیں ہوتی ہیں۔ کبڈی۔ جمناسٹک۔ رسہ کشی۔ کریکٹ۔ فٹ بال۔ اور مختلف ریسز۔ وجمپنگ ان کھیلوں میں جو لڑکے جیتتے ہیں اُن کو انعام ملتا ہے +

چنانچہ اس سال مورخہ ۴ فروری ۱۸۹۶ء سے ٹورنامنٹ شروع ہوا۔ پہلے دن اول ریسز ہوئیں اس میں مختلف جگہہ کے لڑکوں نے مختلف انعام حاصل کئے لیکن لودیانہ بورڈنگ ہائی سکول کے دو لڑکوں یعنے ایس سنگہ۔ اور جیمس ڈیس نے کمال کر دکھایا۔ یہہ سارے ضلع کے لڑکوں سے ریسز میں اول رہے۔ ان کی تیز قدمی سے دیکھنے والے دنگ تھے۔ پھر بعد ازان لودیانہ کی مشن اور گورنمنٹ سکول کے درمیان کرکٹ میچ شروع ہوا۔ گورنمنٹ کے لڑکوں نے شکست کامل کھائی۔ پھر گورنمنٹ اور کرسچن بائز بورڈنگ ہائی سکول کے درمیان فٹ بال شروع ہوا۔ اس میں بھی گورنمنٹ سکول کا بخت خفتہ بیدار نہوا۔ غرضیکہ فٹ بال میں بھی ہار گئے + اب گورنمنٹ سکول نے تو کرکٹ اور فٹ بال دونوں میں روپیٹ لیا۔ یعنے کرکٹ میں مشن ہائی سکول سے اور فٹ بال میں کرسچن بائز ہائی سکول سے ہار گئے پس اب کرکٹ اور فٹ بال دونوں کا جھگڑا مشن اور کرسچن بائز بورڈنگ ہائی سکول کے درمیان زیر فیصلہ رہا۔ غرض دوسرے دن ان دونوں کے درمیان کرکٹ میچ شروع ہوا۔ اس کھیل میں ہر دو فریق قابل تعریف ہیں۔ لیکن پھر یہہ یاد رکھنا چاہیے کہ کرکٹ پرائیز کی جسٹری قدرت نے کرسچن بائز کے نام پر کی ہوئی ہے۔ الحاصل کرکٹ میچ میں کرسچن بائز کامیاب ہوئے +

اس کے بعد کرسچن بائز اور گورنمنٹ بائز کے درمیان کبڈی شروع ہوئی۔ جس میں عیسائی لڑکوں نے گورنمنٹ اسکول کے لڑکوں کے اس وحشیانہ سلوک کو دیکھکر اس ہونہاک کھیل سے ہاتھ اُٹھایا۔ کیونکہ گورنمنٹ کے لڑکے اپنی اخلاقی لغت میں کھیل کے معنے لڑائی سمجھتے تھے۔ مصرعہ

بہیں عقل ودانش بباید گریست۔

اب گورنمنٹ اور مشن کے لڑکوں کے درمیان کبڈی شروع ہوئی۔ مگر اس میں گورنمنٹ سکول کے لڑکے اور بھی سختی اور کینہ وری کو کام میں لائے۔ خدا جانے اس کا سبب کیا تھا؟ مشن سکول کے ایک لڑکے مسمی لچھمن داس نے ان وحشیوں کا اس جرات سے مقابلہ کیا کہ دیکھنے والے عش عش کرتے تھے +

بعد ازاں رسہ کشی اور جمناسٹک میں ان دونوں نے انعام کو بانٹا یعنے رسہ کشی میں گورنمنٹ اور جمناسٹک میں مشن غالب آیا +

بعد ازاں مشن اور کرسچن بائز کے درمیان فٹ بال شروع ہوا۔ کرسچن بائز قد وقامت کے لحاظ سے مشن کی الیون کے سامنے بہت انغیرز دکھائی دیتے تھے مگر سچی جرات اور چستی چالاکی نے وہ کام کیا کہ مشن الیون بت بے جان کی طرح کھڑی منہہ دیکھتی رہگئی۔

بود قیمت لعل از آب ورنگ
چہ غم گر بود خورد نسبت بہ سنگ

پھر گورنمنٹ اور مشن کے درمیان کبڈی دوبارہ ہوئی اگرچہ پہلی دفعہ بھی مشن جیت گیا تھا لیکن وہ لڑائی جھگڑے کے سبب سے قابل قبول نہ ٹھہری۔ اب کی دفعہ ڈپٹی کمشنر صاحب بہادر کبڈی کے اکھاڑے میں خود کرسی نشین تھے اور ان کے پاس مسٹر کلارک صاحب مشن سکول کے پرنسپل بھی بیٹھے تھے۔ اس واسطے کسی قسم کا فساد نہوا۔ اور گورنمنٹ سکول کے لڑکوں نے کبڈی میں ایسی شکست کھائی کہ تاحین حیات یاد کر کے کم وبیش شرمندہ ہوا کرینگے انجام کار سب طرح کی کھیلیں تمام ہوئیں اور بوقت چھہ بجے شام کے جناب ڈپٹی کمشنر صاحب بہادر نے اپنے دست مبارک سے انعام تقسیم کیا۔ انعام کے تقسیم کے لحاظ سے معلوم ہوا ہے کہ تمام ضلع میں جناب پادری۔ ایم